

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# تَقْرِیرِ النُّحْمِ مِلَّتْ

از  
مولینا عبدالوہاب خان قادری ضوی

باہتمام

مفتی احمد میاں برکاتی

نشر

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ

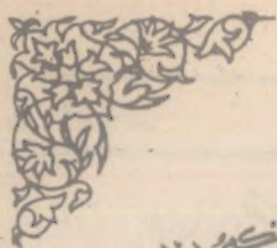
دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد

## جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

|                                 |               |
|---------------------------------|---------------|
| تقلب رائے ملت                   | نام کتاب :    |
| مولانا محمد عبدالوہاب خاں قادری | مصنف :        |
| پیر احسان اللہ خاں              | محرر :        |
| حافظ محمد رمضان برکاتی          | مؤید :        |
| ابو حامد مفتی احمد میاں برکاتی  | تقدیم :       |
| محمد رمضان انصاری               | کتابت :       |
| محمد میاں نوری                  | پروف ریڈنگ :  |
| ۷۲                              | صفحات :       |
| مئی ۱۹۸۵ء باراول                | تاریخ اشاعت : |
| دسمبر ۱۹۹۳ء باردوم              | نگراں طباعت : |
| حافظ محمد حماد رضا خاں نوری     | قیمت :        |
| ۱۰/۵۰                           |               |

### ملنے کا پتہ

- ۱۔ مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، دارالعلوم احسن البیرکات، شاہراہ مفتی محمد خلیل خاں، حیدرآباد
- ۲۔ مکتبہ خلیلیہ برکاتیہ، جامعہ خلیلیہ برکاتیہ، الوحید کالونی، حالی روڈ حیدرآباد۔



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ اطِيعُوا الرَّسُولَ وَآوُوا إِلَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ (الممتحن: ١)  
 اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے (نہیں) ہیں!

# تَقْلِيدُ اَلْاَئِمَّةِ مِلَّتُ

بجواب

اصلی اہلسنت

تصنیف لطیف :-

حضرت مولانا محمد عبدالوہاب خاں قادری ضوی مدظلہ

تقدیم

ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی

ناشر

نوری اکیڈمی، حیدرآباد



# فہرست

| نمبر شمار | عنوان                                   | صفحہ نمبر |
|-----------|---|-----------|
| ۱         | تقدیم                                   | ۴         |
| ۲         | تعارف کتاب اصلی اہلسنت                  | ۱۲        |
| ۳         | نسبت کا بیان                            | ۱۳        |
| ۴         | محمدی ہونے کا بیان                      | ۱۵        |
| ۵         | غیر مقلد کب سے الٰہدیت بنے؟             | ۱۷        |
| ۶         | غیر مقلدین نے جہنم کب لیا؟              | ۱۹        |
| ۷         | اہل حدیث اور لفظ حدیث کا استعمال        | ۲۰        |
| ۸         | حین فریب                                | ۲۴        |
| ۹         | فرقہ بندی                               | ۲۶        |
| ۱۰        | غیر مقلدی فرقوں میں افتراق              | ۲۷        |
| ۱۱        | لفظ حنیف کا بحث                         | ۳۱        |
| ۱۲        | تقلید پر طعن                            | ۳۳        |
| ۱۳        | تقلید کے معنی اور اس کی تعریف           | ۳۴        |
| ۱۴        | پیگ و سیدۂ نجات ہے                      | ۳۶        |
| ۱۵        | غیر مجتہد پر تقلید ائمہ فرض ہے          | ۳۷        |
| ۱۶        | فقہ پر طعن                              | ۴۰        |
| ۱۷        | غیر مقلد اور علم حدیث                   | ۴۴        |
| ۱۸        | امام اعظم پر طعن                        | ۴۷        |
| ۱۹        | علم حدیث اور امام اعظم ابو حنیفہ        | ۵۳        |
| ۲۰        | مسلمانوں کو مشرک بنانا                  | ۶۰        |
| ۲۱        | چند اسلام آئمہ دین                      | ۶۹        |
| ۲۲        | چند اسلام اولیاء کاملین                 | ۷۰        |
| ۲۳        | مسلمان کو کافر یا مشرک کہنے والے کا حکم | ۷۱        |

فرمان برکت نشان علامہ زمان فہامہ دوران ناصر اہل ایمان  
 حاجی کفر و طغیان حضرت الحاج مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب  
 الازہری قادری دامت برکاتہم العالیہ - جانشین مفتی اعظم ہنر  
خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وآلہ وصحبہ الکرام اجمعین

فقیر نے محب محترم مولانا مولوی عید الوہاب صاحب قادری رضوی کا  
 یہ رسالہ مبارکہ غیر مقلدین کے رد میں دیکھا۔ مصنف علام نے بفضلہ تعالیٰ غیر مقلدین  
 کے فضائل کو انہیں کی کتابوں سے آشکار فرمایا ہے۔ کتاب مطالعہ سے تعلق رکھتی  
 ہے اور اس کا مطالعہ اہل سنت کو از بس مفید ہے۔ مولائے کریم مصنف علام کو  
 جزائے خیر اور کتاب کو قبول عام بخشے۔ آمین۔۔۔ و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد  
 وآلہ وصحبہ الکرام اجمعین

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

# تقدیم

از ابو حازمہ احمد میاں برکاتی

مفتی اہلسنت، حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على خاتم النبیین و  
 شراب پر اگر شربت کالیل لگایا جائے تو شراب شربت نہ بنے گی، نقلی  
 مال پر اصلی کالیل لگانے سے بھی چیز جعلی ہی رہے گی اور بہر صورت قانون  
 کی نگاہ میں یہ دھوکہ اور فریب کہلائے گا، جسکی سزا ہر معاشرہ میں موجود  
 ہے، قادیانی خود کو مسلمان کہے تو بھی مرتد ہی رہے گا اور اسلامی حکومت  
 میں واجب القتل۔ آج کل تو لوگ ہر نقلی مال پر اصلی لکھ کر فروخت کرتے  
 ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے غیبی خبر نامہ میں ۴۴ سو سال  
 قبل ارشاد فرمادیا تھا کہ آخر زمانہ میں کچھ نقلی مسلمان اصلی ہونیکا دعویٰ  
 کریں گے، سرکار کی پیش گوئی پوری ہوئی اور نقلی سواد اعظم، نقلی اہلسنت  
 کے لیل جیپاں کر کے میدان میں کود پڑے، ایسے ہی نقلی مسلمانوں میں  
 غیر متحدین کافر قہ بھی ہے۔۔۔ بھولے بھالے مسلمان ان کی چکنی چڑی  
 باتوں میں آکر بہک رہے ہیں۔ حالانکہ اگر ان کے عقائد کا مطالعہ کریں تو  
 ان کے قریب بھی نہ پھٹکیں لوگ ان کے پیچھے نماز پڑھ کر اپنی نمازوں کو  
 اکارت کرتے ہیں،



فی الواقع فرقہ غیر مقلدین، مگر اہل بدین، ضالین مفسدین ہیں انہیں  
 تو امام بنانا ہی حرام ہے، ان کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے، ان سے ملنا جلنا  
 آگ ہے، یہ لوگ تقلید ائمہ دین کے دشمن ہیں، عوام اہل اسلام کے  
 رہزن ہیں، مذاہب اربعہ کو چوراہا بتائیں، ائمہ ہدیٰ کو اجارہ و راہب  
 ٹھہرائیں، سچے مسلمانوں کو کافر و مشرک بنائیں، ان کی امامت سے بچنا  
 لازم ہے، انہیں اپنے اختیار سے تو ہرگز کوئی سنی محب سنت امام نہیں  
 بنائیگا، اور جہاں وہ امام ہوں اور روکنے پر قدرت نہ ہو سنی کو چلیے  
 دوسری جگہ امام صحیحہ العقیدہ کی اقتدا کرے حتیٰ کہ جمعہ میں بھی جیکر اور جگہ  
 مل سکے اور اگر مجبوری ان کے پیچھے پڑھ لی یا پڑھنے کے بعد حال کھلا تو  
 نماز دہرائے اگرچہ وقت جاتا رہا اگرچہ مدت گزر چکی ہو، علامہ شامی  
 نے رد المحتار میں یہی تحقیق فرمائی ہے۔ اس حکم کو سمجھنے کیلئے پانچ سو  
 باتیں ذہن میں رکھیں، اول یہ کہ یہ فرقہ بدترین اہل بدعت سے ہے کہ  
 ان کے نزدیک جو ان کے مذہب پر نہیں وہ سب مشرک ہیں لہذا ان کے  
 اس عقیدہ کے تحت معاذ اللہ تمام مومنین، ان مومنین سے علاوہ مشرک  
 ہوئے اسی بنا پر انہوں نے حرم خداجہ اور حرم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 دار الحرب ٹھہرایا اور وہاں کے رہنے والوں کو کافر و مشرک ٹھہرا کر جہاد  
 کے نام پر فوج کیا اور حرمین طہین پر غلبہ پایا، اس واقعہ کا ذکر علامہ بن  
 عابدین نے فتاویٰ شامی میں جلد ثالث کتاب الجہاد میں فرمایا اعتقدوا  
 انہم ہم المسلمون وان من خالفنا اعتقادہم مشرک کونہ ان کا یہ عقیدہ کہ بس  
 وہی مسلمان ہیں باقی سب مشرک ہیں۔ یہ فتنہ دشمنہ وہاں سے دھسکا  
 ہوا اور پاک شہروں سے مردود ہو کر دار الفتن ہندوستان پہنچا جہاں  
 اس نے اپنے قدم جمائے، ایک فرقہ نے بظاہر مسائل فرعیہ میں تقلید  
 ائمہ کا نام لیا اور دوسرے نے اسے بھی بالائے طاق رکھ دیا پھر آپس

۶  
میں چل گئی وہ انہیں گمراہ اور یہ انہیں مشرک کہنے لگے مگر مخالفت  
اہانت اور عداوت اہل حق میں پھر ملتہ واحدة رہے۔ حضور علیہ السلام  
نے ان کے بارے میں فرمایا:

آخر زمانے میں کچھ لوگ حدیث السن سفیدہ العقل

آئیں گے کہ اپنے زعم میں قرآن یا حدیث سے سند پکڑیں گے  
اسلام سے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے  
ایمان ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا،

(بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، عرض کی  
گئی یا رسول اللہ ان کی علامت کیا ہے؟ فرمایا:

سر منڈانا، یعنی ان کے اکثر سر منڈے ہوں گے۔ بعض احادیث میں یہ  
بھی آیا کہ مشمسى الاراء۔ پنڈلی سے کپڑا اٹھائے ہوئے ہونگے۔

دوم: یہ لوگ یعنی غیر مقلدین بد مذہبی کے علاوہ فاسق ملعون

بے باک بھی ہیں اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ ان کا فسق

اول یہ ہے کہ مسلمانوں کو گالیاں دیتے ہیں، حضور علیہ السلام نے فرمایا:

سباب المسلم فسق مسلمان کو برا بھلا کہنا فسق ہے (مسند احمد،

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، الحاکم، ابن ماجہ) دوسرا فسق یہ کہ علماء

کو طعن کرتے ہیں جبکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: تین شخص ہیں جنکی

تحقیر کرنے والا منافق ہوگا، وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا وہ ذی

علم و امام عادل۔ اس کے علاوہ ان کے اور بھی فسق ہیں جن

کی یہاں گنجائش نہیں، ان میں سے ایک یہ کہ یہ لوگ ادیا کرام سے

عداوت رکھتے ہیں، جس کی مثالیں عام ہیں، صرف فاسق ہی

ہونا امام بنانے کو منع نہیں کرتا بلکہ فاسق کو آگے بڑھانا یہ اس کی



تعلیم ہے جبکہ فاسق شرعاً اہانت کا مستحق ہے۔

سوم: ان کے فقہی مسائل متعلقہ نماز و طہارت مذاہب حق سے کتنے مختلف ہیں، ملاحظہ ہوں (۱) پانی کتنا ہی کم ہو نجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے (طریقہ)

محمدیہ، نواب صدیق حسن خان بہادر بھوپال مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی ص ۷۵) اس کا مطلب یہ ہوا کہ کھانا تو بڑی چیز ہے اگر پاؤ بھر پانی میں دو تین ماشے اپنا یا کتے کا پیشاب ڈال دیجئے پاک رہے گا مزے سے وضو کیجئے نماز پڑھیجئے کچھ مضائقہ نہیں (العیاذ باللہ) (۲) جو اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو اس کی نماز بغیر غسل کے درست ہے (ہدایت قلوب قاسیہ ص ۲۴، از مولوی محمد سفید شاہ گرد مولوی اندیر حسین) اس قسم کی اور مثالیں موجود ہیں، ذی عقل و شعور کیلئے یہی کافی ہیں، تمام فقہاء اور صحابہ کرام کا مسلک ان سے مختلف ہے۔

چہارم: یہ صریح متعصبن جن کا اصل مقصود مسلمانوں کی تکفیر ہے اور دن رات اسی کوشش میں لگے رہتے ہیں، جیسا کہ ان کی تقریروں اور تحریروں سے جا بجا ثابت ہے اور مسلمانوں کو کافر قرار دینا خود کفر ہے، تو بتائیے ایسوں کی اقتدا کیونکر درست ہوگی، جبکہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص ضروریات عقائد کی بحث میں یہ چاہے کہ اس کا مخالف خطا کر جائے وہ کافر ہے کہ اس نے ایک مسلمان کو کفر میں مبتلا ہونا چاہا اور رضا بالکفر آپ ہی کفر ہے، یعنی ایسے شخص کے اس چاہنے پر کفر کا اندیشہ ہے۔

پنجم: یہ لوگ تقلید کو شرک اور حقیقہ، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ کے سب ائمہ مقلدین کو مشرک بتاتے ہیں، یہ صراحت مسلمانوں کو کافر

کہنا ہے اور پھر ایک کو، نہ دو کو بلکہ لاکھوں کروڑوں کو اور پھر آج کل کے ہی نہیں گیارہ سو سال کے عام مومنین کو جن میں بڑے بڑے محبوبانِ خدا اور اساطینِ شریعت تھے۔ ان کے مذہب کے بانی کے مقتدا اور پیشوا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی

اپنے رسالہ 'الضاف' میں لکھتے ہیں: "دو صدی کے بعد ہی مسلمانوں میں تقلیدِ شخصی کا ظہور ہوا، ایسا شخص کم ہی رہا جو ایک امام معین کے مذہب پر اعتماد نہ کرتا ہو" اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ تقلیدِ بارہ سو برس سے چلی آرہی ہے اور ہر زمانہ میں علماء کا تقلید پر عمل رہا، یہ لوگ تقلید کو کفر و شرک اور لاکھوں کروڑوں مقلدین کو مشرک اور کافر ٹھہرا کر علامہ شامی کے اس بیان کی تائید کر رہے ہیں کہ یہ لوگ اپنے طائفہ کے سوا، تمام عالم کو مشرک کہتے ہیں اور جو شخص ایک مسلمان کو بھی کافر کہے غلو اہر احادیثِ صحیحہ کی بنا پر وہ خود کافر ہے مسلم شریف کے الفاظ یہ ہیں:

ایما امری قال لا حید کا من فقد باء  
بالحد ہما ان کان کما قال والا  
رجعت قلبہ۔

جو شخص کسی کلمہ کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی، اگر جسے کہا وہ حقیقتاً کافر تھا جب تو خیر درنہ کلمہ اسی کہنے والے پر بیٹے گا۔

بہر حال ان کے عقائد ملاحظہ فرمانے سے بعد اہلسنت کو چاہیئے، ان سے پرہیز رکھیں ان کے معاملات میں شریک نہ ہوں اپنے معاملات میں انہیں شریک نہ کریں کہ احادیث میں آیا اہل بدعت بلکہ فساق کی صحبت سے بچو اور بے شک بد مذہب آگ ہیں۔ بالملہ ہر طرح ان سے دوری مناسب ہے خصوصاً ان کے پیچھے نماز سے بچنا واجب۔ حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

ان سرورکیم ان تقبل صلواتکم  
 غیورکم بخیارکم فاما منہم  
 اولئککم فیما بینکم و بین  
 اگر تمہیں اپنی ناز کا قبول ہونا خوش  
 آتا ہو تو چاہیے جو تم میں پہلے ہوں  
 وہ تمہارے امام ہوں اگر وہ تمہارا  
 سیر میں تمہارے اور تمہارے سب  
 کے درمیان۔

(تاریخ بخاری، ابن عساکر)

ان تمام اقوال کی روشنی میں کیا کسی مسلمان کی ناز ان لوگوں  
 کے پیچھے ہو سکتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ ایسے بڑے بڑے لوگوں کے دور میں بہتر  
 ہے۔ ناقل اہل حضرت مولانا محمد عبد الوہاب خان صاحب قادری  
 دہلوی زید مجدہم نے بھی ایسے ہی ایک دلوں کا تعاقب کیا ہے اور پھر  
 کو گھر تک پہنچایا ہے اور ظ

مولانا لاکھ پڑ بھاری ہے گواہی تیری

کے وقت، بلا متکدین کو ان ہی کے حال میں پکڑا دیا ہے۔ یہ فقہر و علماء  
 ہر ذی عقل و شعور کیلئے کافی ہے۔ وہ علامہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کو جزا  
 خرد سے ان کی فکر میں برکت عطا فرمائے۔

ابوحماد مفتی احمد بیاں برکاتی

۱۲ فروری ۱۳۵۷ء

مکتبہ قاصد بکاتید والعلوم احسن البرکات

حیدرآباد



بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله. وجعل  
 من آلنا من صلي. والصلوة الحسنة والسلام الآمن. علم الامانة  
 الماني. والامانة الذين. محمد مودع الروح والبدن. والد. وحده  
 في المسودات. والائمة المجتهدين مصداق الحق. وعليها معهم يا  
 عليهما الحق. واستشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واستشهد  
 ان محمد عبده ورسوله صلى الله عليه وسلم. واستشهد ان لا اله الا الله  
 استغفرني! جان لوكره الذي هو اجل من ابي حبيب  
 يا كبريا. لا اله الا الله محمد بن محمد صلى الله تعالى عليه وسلم كورس  
 العالمين بنا كرسول قريبا كما قال الله تعالى في القرآن البقرة والفرقان الحمد  
 صا ارسلك الله رسولا. اور جس نے تمہیں بھیجے مگر تم نے اسے  
 انکار کیا۔

علامہ ریاضی حضور علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام عالمین کے لئے رحمت  
 بنا کر بھیجا گیا۔ تو رسول بھیجے تو الا خلق کائنات، مرسل جس کو بھیجا گیا رسول کائنات  
 علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرسل الہیم بن کی طرف بھیجا گیا رسول کائنات، خلاصہ  
 کہ مرسل اللہ تعالیٰ مرسل الہیم مخلوق، محمد مصطفیٰ علیہ وسلم کہ مرسل الہیم اللہ  
 اور مخلوق کے درمیان میں وسیلہ عیسیٰ علیہ السلام تمام مخلوق محتاج حضور علی اللہ  
 علیہ وسلم محتاج الہیہ چنانچہ آپ کا نام قائم ہے اللہ بھی ہے یعنی اللہ عزوجل کی  
 نعمتوں کو تحسین فرماتے والے۔ لہذا ان کی رحمت و فیض تمام عالم کہ اسوار کو  
 کہتے ہیں محیط، انبیاء و کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی رحمت میں، صریح کی صداقت  
 میں، فاروق کی عدالت میں، و ذی النورین کی کائنات میں، مجدد کرا کی شہادت  
 میں، ادویہ کرام کی کرامت میں، و اللہ کرام کی امامت میں حضور علی اللہ علیہ وسلم کا فیض  
 جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا۔ چنانچہ جنہوں میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کا فیض اور اکیسویں امام مکہ رضی اللہ عنہ کا فیض، شافعیوں میں امام  
 شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض، سنہیوں میں امام حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض

در حقیقت رحمت عالمیان مملکت علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کا فیض ہے مگر مملکت  
 اللہ عزوجل میں کاتب ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس کیلئے رحمت ہیں۔ بلا  
 تشریحوں کیجئے کہ ہندوں کو مرنی، اندھت، بھارت، و ملا زحمت و فتنہ ہم کے  
 درپور، بچیں یہ مگر حقیقت میں مرنی مملکت فرستے والا اللہ عزوجل ہے اسلئے  
 جو جو کس و برکت، نہ خیریت و رحمان اللہ تعالیٰ علیہم و آلہم و سلم علیہ سے  
 ہندوں کو مل رہے ہیں وہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کا فیض و رحمت  
 ہے جتنا ارسال فرماتے والا اللہ عزوجل ہے، اگر کچھ لوگ ایسے و نامور ہیں کہ  
 اور اللہ عزوجل کی ربوبیت کے منکر ہو جائیں اس سے اللہ کی ربوبیت ہی کوئی فرق  
 نہیں، آج کل مسلمانوں کے نزدیک وہ ہے مگر اور ہندو، منکرین کا وجود  
 برہمن، مہادیو، جی کہ ہندو جیوں مہادیو کا تہذیب، اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں  
 جو تمام انسانوں کے افضل و اعلیٰ، ہم کے متعلق مہادیو جیوں ارشاد فرمائی،  
 تحیو القرون قری فی اسی زمانہ زبانی میں بھی منکرین اللہ مانتے تھے  
 یہ جانتے رہے تھے کہ وہ کہ ملا مہادیو قری اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان  
 کا انکار کرتے، ملا نہ کہتے کہتے ہر سال کہ تم رسول نہیں، اور کہتے وہ  
 تھے جنہوں سے انہوں نے اسلام کا قیام کیا، اپنے مسلمان بننے  
 کا اعلان کیا، رحمت اللہ علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے حضور صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے، کمال ہوتے کہ گواہی دیتے، کہ قال اللہ تعالیٰ فی التورہ  
 البیڈ بسم اللہ الرحمن الرحیم،

|                            |                                      |
|----------------------------|--------------------------------------|
| ایمان الیہ الما قیون قالوا | جب منافق تمہارے حضور حاضر            |
| شہد انک رسول اللہ          | ہوتے ہی کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے    |
| واللہ یعلم انک لرسول اللہ  | ہیں کہ حضور ہے شک یقیناً اللہ کے     |
| شہد انک لرسول اللہ         | رسول کیا وعدہ اللہ جانتا ہے کہ تم اس |

کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق حضور جھوٹے ہیں۔

یہ وہ تھے جو بظاہر اپنے کو مسلمان کہتے اور دامن میں اسلام کو  
مٹاتے کی ہر ممکن کوشش کرتے پھر جس قدر زمان پاک صاحب لوگوں کو کمال اللہ  
تعالیٰ مدد کلام سے بعد اوقات ہوتا گیا فتنے بڑھتے گئے ان ہی فتنوں میں سے  
ایک فتنہ غیر مسلمین کے لیے جو خود کو ائمہ دین کہتا اور مسلمانوں کو کافر و مشرک  
بتا رہے۔

حال یہی تھا ایک دفعہ پیر احسان الشافعی صاحب منہلہ سے شریف  
ملاقات حاصل ہوا۔ اتفاقاً وہ مسلمان پر سلسلہ گفتگو جاری رہا پھر انہیں آشنا پیر  
صاحب نے ایک کتاب پر مسمیٰ "اصلی الملت" عنایت فرما کر جواب کا مطالبہ فرمایا اس  
کتاب پر کمالیہ اور مدنی آثار عبارات درجہ کر سکتے تھے سو سو ہوا اور حیرت  
میں نگاہ لگائی۔ مآثر کیا ہے، ہر نو مسلمان کہلاتا ہے اور مسلمانوں کے عظیم گمراہ  
سواد اعظم کو مشرک و کافر ٹھہرائیں۔

آج تک اسلام کو مسلمانوں کو اتحاد کی محنت حاجت اسلام دشمن  
سائرسٹیں، بیرون طاقتیں، کفار ملتیں، برسر پیکار، مسلمانوں کے صلیبے اذرا  
ہر ماں مٹلے پتیلے، فلسطین، ماہاں کے معلوم نہیں بیت المقدس پر ظالم کرکیت  
کے معلوم نہیں، روس کی اسلام دشمنی پوشیدہ نہیں، بھارت کی ہمارا جد صودت کھنسی  
نہیں، اور ہمارا جانب کواں کا بیچارہ، مسلمان مریض ہیں بے بس دلاچار۔ مگر یہ کیسے  
مسلمان ہیں کہ مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرتے اور اپنے ہاتھوں اسلام کو  
مٹاتے نہیں شرماتے۔

## تعارف

### کتاب "اصلی الملت"

ایک محقق کے قلم کا فیض ہے جس کو مرکزی انجمن اہلسنت ۱۳۸۱  
ھ میں علامہ مولانا فیض احمدی مدظلہ نے طبع کرنا کر تقسیم کیا۔



خود طلب امر ہے کہ یہ بھی کون اصل اہلسنت میں طرح مسلماً نوا  
سے مقابلہ میں کوئی آئے اس کے جو تھا تم مسلمان ہو وہ کہے نہیں میں اصل  
مسلمان ہوں ۱۰ اسی طرح یہ اہلسنت نہیں بلکہ اصل اہلسنت ہیں پھر کتاب کا  
مرتب صرف اہلحدیث نہیں بلکہ مولوی بھی ہے اور علامہ بھی اور محقق بھی ہر  
مولوی محقق نہیں جو تا البتہ ہر محقق مولوی ہی کہ کتاب ہے اور علامہ بھی ، قابل  
ہرگز محقق نہیں ہو سکتا ، محقق کی شان و مراتب ملاحظہ فرمائیں کہ نام تنگ  
نہ نام کیسے بتائیں کہ جو نام نہیں ہوتا ہے مگر وہ چہ نہیں دکھاتے نسب  
کو لاہر کرتے گہرتے بلکہ خوف کھاتے ہیں کہ یہ صورت پر گھوڑ لگے اگر کھل جائے  
تو ختم ہو جائے وہ کون ہیں جو نام دل کو چھاتے ہیں میں بتاتے کی حاجت نہیں  
ظہر کچھ تو ہے میں کی پردہ دل کا ہے ۔ یہ خالہ حق صرف "م" کو علم بنا کر اپنا  
مدعیان کرتا ہے ہم اس میں کو مجھول سے بے خبر کستے ہیں تاکہ ہم کسے  
تقسیم ہو جائے ۔

## نسب کا بیان

خیر عقلمند کے محقق مجھول و قضا نے آپ اپنے امام کے  
نام پر حنفی کہلاتے ہیں آپ نے نبی کے نام پر عسکری ذکر کیا میں آپ ہی بتائیں نبی  
برایا امام عسکری نسبت اچھی یا خفی ( پھر اس کے بعد لکھتا ہے ) اصل باپ بچتے  
بیسٹے پھر کسی اور کی طرف منسوب ہونا کس شریعت کا مسئلہ ہے جب حضور پر  
دعویٰ باپ میں تو باپ کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف نسبت کر چکے یہ معنی ہیں کہ  
وہ اپنے باپ کا نہیں یا وہ غلط کا ہے جو اپنے آپ کو غیر کی طرف منسوب کرتے  
مکمل ادر اصل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لا توغوا عن اباکم عن رغبتم جو اپنے باپ سے نسبت توڑتا ہے

عن امیہ بعد کعبہ

کہ کوکرتا ہے (مشکوٰۃ)

دوسری حدیث میں فرمایا۔

عن ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ وحوہلہ  
فالجنت علیہ حرام۔

جوابی نسبت پر باپ کی طرف کرنا ہے  
اس پر جنت حرام ہے۔

جب حضور

صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے دینی باپ ہیں تو ان کو چھوڑ کر میری  
نسبت کرنا ہے دینی نہیں اور کیا ہے (اصل اہلبیت ص ۱۰۰ نم)  
مجان اثنا عشریوں کی حدیث ہے کہ ابراہیمؑ پر خدائے تعالیٰ  
کا کوئی فریضہ اگر ہم اقرار نہ کریں کہ علم و ایمان و اخلاق و ایمان کا  
الزام ہے مگر آپ کو اپنے برادر نسبتی کا بھی حق نہیں اگر کوئی برادر  
غیر اولاد یا دوسری اہل بیت اور مدثری کہ وہ دونوں احادیث کو نہیں اور  
حقیقی آپ کے متعلق ہیں ان کے مدعیان اور دینی باپ کے متعلق اس کے  
مثال تو ایسی ہے کہ والدین سے والد سے پوچھا تھا اسے باپ کون اور  
نسبت کیا ہے والد نے جواب دیا میرے باپ کا نام محمد فاروقی اور نسبت  
فائدہ قلب ہے میرا والد میرے پوچھتا ہے کہ تمہارا باپ کون اور نسبت کیا ہے  
والد نے کہا ہے باپ کا علم کیا تھا وہ تو ایک بازاری دولت کا بیٹا ہے

وہ بھائی ہیں جس کے اعلیٰ باپ کون ہے دینی ویر بعد سوچو چکر کیا ہے کہ میرے  
آدم ہیں اور نسبت آدمی میں پر خالق کہتا ہے کہ آدم علیہ السلام تو سب آدم کے باپ  
ہیں آباء و اجداد حقیقی باپ کون ہے میں پر ولی کہتا ہے آپ اپنے آپ کے باپ  
پر خالق کہتا ہے ہم اپنے خدائے نام پر کہ ہمارے مدعیان باپ آدم علیہ  
السلام ہیں آدمی کہتا ہے آپ ہی باپ ہیں کہ خدائی بڑا یا آدم آدمی نسبت  
ابھی یا فاروقی۔

اس مثال سے بخوبی واضح ہو گیا ہے کہ حقیقی جمہول نے اپنے





تعالیٰ نے ان کو کھانا پکھانا اور کھانا پکھانا اور کھانا پکھانا  
والدی اصطفتی محمد علی قسم ہے اس کی قسم کہ محمد علی الشریعہ  
الشریعتیہ اور کھانا پکھانا اور کھانا پکھانا اور کھانا پکھانا  
میں تھے نہ چھوڑ دیں گے۔

محمد علی اللہ والہ اللہ والہ اللہ والہ اللہ والہ اللہ والہ اللہ والہ  
اسے ایک طوفان عار و ہار کا سامنا کرنا پڑا تھا اس نے اپنے صاحبزادے محمد علی الشریعہ  
تعالیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ تم میرے بیٹے ہو اور میری جگہ پر بیٹھے ہو  
اور اللہ کی آیت محمدی اللہ والہ اللہ والہ اللہ والہ اللہ والہ اللہ والہ  
حسب اللہ اور میں اللہ کا پیارا بیٹا ہوں ہاں اسے محمد علی اللہ والہ نے اپنے دو بیٹوں  
پر میری امت کے نام رکھے اللہ علیہ السلام ہے اور میری امت کا نام مسلمان  
رکھا اور اللہ علیہ السلام ہے اور میری امت کو مسلمانین کا لقب دیا اس وقت  
سے معلوم ہوا کہ اس امت کا نام مسلم اور لقب مسلمانین ہے ہر شخص  
محمد علی اللہ علیہ السلام نے نازل فرمایا، خیر متقدمین کے متعلق مجھوں تو نبی کے عوا  
کے کہ محمد ام سے ہی نہیں فرماتے ہیں "نبی تو امام ہو سکتا ہے بلکہ امام ہونا  
یہ کچھ عکس کے خلاف امام بننا طلب ہے نبی کے عوا کوئی امام نہیں ہو سکتا۔

(اصل اہلسنت ص ۲)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کسی کو امام کہیں تو وہ ان کا  
نبی ہی ہوگا چنانچہ خیر متقدمین کے مسلم بزرگ شیخ عبد العزیز ابن باز رئیس جامعہ  
اسلامیہ مدینہ منورہ اپنے مقدمہ میں محمد بن عبد الوہاب کے متعلق فرماتے ہیں "امام  
الاعلام جرج العفام ۱۰۰۰ محمد بن عبد الوہاب بن سلیمان بن علی التیمی (سیرت شیخ  
الاسلام محمد بن عبد الوہاب ص ۱۰۰) جو افغان بنو ٹنگ کو لانا آزاد و دوستی

محقق مجھوں کے محمول پر امام محمد بن عبد الوہاب کہنا ہی اس کا کوئی  
ظاہر کرنا ہے چنانچہ زینب محمدی "محمد بن عبد الوہاب کے نام سے موسوم

کی گئی۔ نیز محض دس سو غیر مقلدین کے پیشوائے زمان مولوی محمد اسماعیل  
 دہلوی نے اس نسبت کا اجراء فرمایا، شیخ و غیر مقلد مولوی اسماعیل گو برا اقرار  
 فرماتے ہیں انہوں نے (محمد اسماعیل دہلوی) نے فرمایا اپنا نشان (خام)  
 لکھ دیکھا۔ (تحریک آزادی فکر ص ۲۴)

نیز مرزا میرت دہلوی فرماتے ہیں پیارے شہید اسماعیل دہلوی  
 نے بڑا دل بکھلا کھول کر زبان سے کیلوا دیا کہ ہم محمدی ہیں چاروں طرف  
 سے آوازیں بلند ہو رہی تھیں کہ اس ضلع میں اتنے محمدی آباد ہیں اور اس  
 ضلع میں اتنے محمدی آباد ہیں اور اس ضلع میں اتنی تعداد محمدیوں کی ہے  
 (حیات طیبہ ص ۱۳۲)

اس بیان سے واضح ہوا کہ محمدی نسبت کا موجود اسماعیل دہلوی  
 سے پہلے دنیا میں کوئی بھی اپنے کو محمدی نہ کہتا تھا اور یہ نسبت  
 محمد بن عبد الوہاب کے نام سے قائم کی گئی چنانچہ سب سے غیر مقلد مولوی اسماعیل  
 دہلوی کی تقلید کرتے اور اپنے کو محمدی کہلاتے تھے۔

## غیر مقلد کب سے اہل حدیث بنے؟

عقائد کی قرآنی اور نبوی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گفتگو  
 کا وجہ سے وہاں اہل حجب و سواد شوار ہوئے لگے اور لفظ وہابی کو جملہ صحابی کشان  
 کھاجد نے لگا اس وقت نیز مقلدین کے مسلم پیشوا اور محدث مولوی محمد  
 حسین بشاوی نے بسیر جملہ جہد کے بعد اپنی میر بان سرکارانہ نگرین سے وہابی  
 کے مد میں لفظ وہابی کو بدل کر اہل حدیث کہلانے کی منظوری کے بعد  
 تشہیر کی، چنانچہ ہفت روزہ "اہل حدیث" سولہ دھ کے ایڈیٹر شیخ و غیر  
 مقلد مولوی محمد امجد کو عید یں "کے بعد و شرم کا مقام ہے کہ بعض  
 اہل حدیث علی نے (انگریز کے ساتھ) بیابان کے خلاف فتویٰ دیا خطاب بھی







ابن القریظی کہے یہ لوگ شافعی کی طرح رفع یدین اور آئین ہالچ کرتے تھے  
جیسا کہ سنن میں مروی ہے وہاں کے عوام میں شورش پھیلی رہی مگر حضرت ابوالفضل  
کا کوئی عالم مولوی اسماعیل شہید اور ان کا جماعت پر حضرت ابوالفضلؑ جو سکتا تھا بعد میں  
جب افغان علاقہ میں ہجرت کا فیصلہ ہوا تو امیر (سید احمد شہیدؒ) نے مولانا کو  
سے دریافت کیا کہ مولانا آپ رفع یدین کیوں کہتے ہیں ؟ مولانا نے کہا  
رضائے الہی حاصل کرنے کیلئے، امیر (سید احمد شہیدؒ) نے کہا کہ مولانا اب  
رضائے الہی سے لے کر رفع یدین کرنا چھوڑ دیجئے اس کے بعد مولانا شہید کا  
خامس جماعت نے جو ان کا اطمینان میں یہ عمل چھوڑ دیا۔

(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریکات ص ۱۱۳)

اس روایت سے بالکل واضح کر دیا کہ غیر متقدمین رفع یدین اور  
آئین ہالچ و اور مولوی اسماعیل کی تقلید میں کرتے تھے اور ان ہی کی تقلید  
میں ان اہل ان کو چھوڑ دیا تھا۔ مزید شہادت درکار ہو تو حکم گواہ عارفیہ ہو گا  
مگر تھا پھر یہی تھیں۔ یہی اہل بالحدیث کا چرچا تھا اس وقت ملک ہندوستان  
میں اکوہا ہے آپ ہی کائنات مقدس کا پر تو ہے  
(سوانح اعلیٰ، حصہ چہارم ص ۱۳۳)

وہاں تک ان معجزات سے خوب واضح ہو گیا کہ فرقہ پرست مقلد کو مولوی  
اسماعیل و بیوی نے چھڑا اس سے قبل برصغیر میں اس فرقہ کا وجود تھا بریں بنا  
وہاں کے عوام میں شورش برپا تھی اور رفع یدین آئین ہالچ و اور اہل بالحدیث  
مقلدین کا شعار میں حدیث پر برگز عمل نہیں بلکہ مولوی اسماعیل و بیوی کی تقلید  
جی جی و ساری ہیں۔

## اہل حدیث اور لفظ حدیث کا استعمال

محس محمول فرماتے ہیں: محمدی، اہلسنت، اہل اہل بیت

اہل حدیث کا نام زیادہ جامع ہے (پھر کہتا ہے) اہل حدیث کا نام اس سے بھی زیادہ جامع ہے کہ لفظ حدیث قرآن کو بھی شامل ہے اس لئے اہل حدیث سے مراد وہ جماعت ہوتی ہے جو قرآن و حدیث پر عمل کرے ۔

(اصل اہلسنت مسیح)

سبحان اللہ! کہاں عظمت قبول کا اصل اہلسنت ہو سکا دعویٰ فرمایا پھر یہ کہ تھا کہ حدیثی جامعہ ضرب امتن قرآن اور اسمعیل و یحییٰ کی تعلیم کا پڑھنے میں لگا کر پھر لوٹ پوٹ کر اہل حدیث کا جو امتن نامزدین پر کیا اور مولوی محمد حسین کی تعلیم کا پڑھ کر گھوٹا اس پر فرمایا ، لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم ۔ نیز واضح ہو کہ لفظ حدیث قرآن کریم میں جوئی کہا نہیں اور نہ گھوٹا افسانوں کو بھی فرمایا گیا ، مثلاً ۔

|   |                                     |
|---|-------------------------------------|
| ۱۔ کہ لوگ کہیں کہ بائیس حدیثی کوئی      | ۲۔ رسول اللہ صلی علیہ وسلم          |
| ۳۔ کہ اللہ کی طرف سے ہم کو دین ہے جس کے | ۴۔ الحدیث شریفہ عن سیدہ اللہ تعالیٰ |
| ۵۔ اس سے جس بنائیں ، ان کی عقل ذلت      | ۶۔ علو و عجز حاضرو و غاوضہ          |

عذاب مہربان ۔

(سورہ لقہن آیت ۶)

یہ آیت نصرتِ عاصیوں کا گدہ کے حق میں نازل ہوئی جو تجارت کیلئے دوسرے ملکوں میں سفر کیا کرتا تھا ، اس نے لیوں کی کتے میں فریادیں جن میں قہقہے کہاںیاں تھیں وہ قریش کو سنانا کہہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں طارد و نمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں اہل تمہارے دشمنان و دشابان فاجر کی کہانیاں سناتا ہوں کہ لوگ ان کہانیاں میں مشغول ہو گئے اور قرآن پاک سننے سے گئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی معلوم ہو کہ قرآن کریم نے جو سٹے افسانوں اور کہانیوں کو حدیث فرمایا کہ اس سے ذرا بڑا قرآن کریم سے رکھتے اور گمراہ کرنا چاہتے ، قرآن کریم میں دوسری جگہ ارشاد فرمایا جاتا ہے ،



خداوند تعالیٰ کے حکم کے مطابق  
 الہام اللہ کے حکم کے مطابق  
 یہاں کے حکم کے مطابق  
 الہام اللہ کے حکم کے مطابق  
 یہاں کے حکم کے مطابق  
 الہام اللہ کے حکم کے مطابق

ان ہی جیسے ہو۔  
 (سورہ نساء آیت ۶۴)

یہاں کے حکم کے مطابق  
 الہام اللہ کے حکم کے مطابق  
 یہاں کے حکم کے مطابق  
 الہام اللہ کے حکم کے مطابق

تیسری جگہ ارشاد فرمایا،

الہام اللہ کے حکم کے مطابق  
 الہام اللہ کے حکم کے مطابق  
 الہام اللہ کے حکم کے مطابق  
 الہام اللہ کے حکم کے مطابق

(سورہ النعام آیت ۶۵)

یہاں کے حکم کے مطابق  
 الہام اللہ کے حکم کے مطابق  
 یہاں کے حکم کے مطابق  
 الہام اللہ کے حکم کے مطابق  
 یہاں کے حکم کے مطابق  
 الہام اللہ کے حکم کے مطابق

الحدیث مذکور ہے کہ میں نے حضرت جبریل فرماتے ہیں کہ لفظ حدیث قرآن کو بھی شامل ہے۔ لہذا ائمہ مقلدین کا نصب العین ہی مسلمانوں کو جلال سے مددگار اور ہدایت کا حکم کرنے والے روحانی حضرت جبریل فرماتے ہیں کہ حدیث اپنے آپ کو اہل سنت کی اور کرتے ہوئے میلاد ہیں، کہتے اپنے آپ کو اہل سنت ہیں پڑھتے ہوئے اور کھاتے ختم اور حقیقی دنیاوی ہیں ان کا طریقہ سے عقل و عمل تہیہ پالیسواں بہت ہی بدعات ہیں،

(اصلی البیت ص ۹)

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱

معلوم ہو کہ جلالہ اسے مددگار اور برائی کا اہلکار کرنا چاہتا تھا۔  
 کا بہترین پسندیدہ شخص ہے ایسوں کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 اللہ تعالیٰ والی نعمت —  
 یعنی منافق مرد اور منافق عورتیں  
 انصاف میں بعض یا حروف  
 ایک فیصلے کے چھٹے عشرے میں برائی کا  
 انکار و شہوت علیٰ العیون  
 حکم میں اللہ جلّالیٰ سے منع کریں

اور اپنی مٹھی بند رکھیں۔

و یقیناً دیدیجھو۔

خیر مقلدین کے تب حال ہے کہ بھلائی سے منع کرنا برائی کا

محکم دینا تو لاچار اور مٹھی بند رکھیں کہ راہ ملامین خود خرچ کرنا خود کرنا۔

دوسروں کو عداوتات نافذ نہ فائدہ سے منع کرتے ہیں۔

## تین فریب

حضرت بھول مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی ناپاک سلی فریٹ

جو ہے در قضا و حلیٰ آبا آپ شاہ مہلاں و مہلاں کا بیان حق نشان ہو گئی

تو مجاہد حق میں زبردست شہادت ہے وہ اپنی کتاب علیہ السلامین ص ۱۲

پر فرماتے ہیں

اعلم ان الملاحی المدح — بدھتوں کا بہت سما ملا جی ہی ہیں

علامات لبر حوں یہا — سے وہ پچھلے ملتے ہیں برائی ملامت

ملاحی المدح — ہے کہ وہ المذہب کو برا بھلا کہتے

الوقیہ فی اهل الاثر — ہیں اور سخت مست کہتے ہیں۔

(اصلی اہل سنت ص ۴۲)

۱۔ حضرت بھول اپنے سامنے قادیانیوں کو ملا لیں اور سب مل کر یہ ثابت کر دیں

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ پیک میں کون سا

المذہب تھا ہم جلد جملات دہا میر خیر مقلدین سے ثابت کر چکے ہیں کہ وہ

نے دہر ۱۸۸۶ء میں المذہب کا ادب دھاڑے۔

اس پر طرہ کر کہتا ہے وہ (نوش اعظم) خود بھی المذہب

(اصلی اہل سنت ص ۴۲)

تھے۔

۲۔ سیدالاسیادہ مریم اللہ تعالیٰ عنہا، نوش الثقلین سیدنا عبد اللہ تعالیٰ عنہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تم کو کی ملاقات وہ مقلد اپنے اما اس کے بیروان



کے اقوال کو میں جانیں، غیۃ الطالین شریف میں اپنے امام سے سند لاتے ہیں فرماتے ہیں

الذی کا شراحت المصباح والہ  
یعنی ہندو جو اس کے پاس جاکر  
یواسیہم ولا یسلم علیہم لہذا  
کی گتیں نہ پڑھنے ان کے پاس نہ  
ایمانہ احسان علیہ  
پڑھنے ان پر سلام نہ کر کے کر چلے

امام احمد بن حنبل نے فرمایا۔

یہ غیر عقائد کو امام کو ملتے ہی انہیں بلکہ شرک جانتے ہیں۔  
۴۔ ملائکہ انہی مفسرین سیدنا خورشید الاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں رکعت  
قرآن مجید کے قائل و حامل ارشاد فرماتے ہیں قرآن مجید کی جیسے

رکعتیں ہیں بروقت رکعت کے بعد سلام پھیرنا چاہیے ایسی رکعت کے پانچ  
تہذیب میں یعنی برپا رکعت کا ایک تہذیب

(غیۃ الطالین شریفین مؤلف ابو سعید خدری جلیل القدر)  
اور غیر عقائد طور رکعت کا قائل ہیں رکعت قرآن مجید کو وحدت جہانے اور  
پڑھنے والے کو وحی۔

۵۔ خیرم کو سیدنا عبد اللہ بن جبریل رضی اللہ عنہ سے لیا اور اس و جبریل  
میں کہتے کہ نام اقدس کے ساتھ خورشید الاظم کہا شرک جانیں کہ  
دجالا و حرم میں خیرم کو فریادیں کہا ہی شرک ہے اور خورشید کا  
معنی ہی فریاد رس ہے۔

۵۔ اہل الاثر کو برا کہا تھا ہمارے مذہب کا شواہد ہے وہ غیر عقائد کیا جو  
اہل الاثر (مفسرین کرام) کو برا نہ کہے جبریلؑ حضرت جبریلؑ فرماتے ہیں  
آمانوں کے عقائدین کھڑے رہ جائیں گے پھر وہ اپنے بنائے ہوئے  
آمانوں کے ساتھ دوزخ میں جائیں گے۔

(اصول الہدایہ ص ۱۰۰)

تمام امت پیدا لا رہا رہا صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دوزخی بنایا  
 جن میں اللہ کا نام اور اولیاء نامہ جو بھی شامل چنانچہ سیدنا عیسیٰ و  
 رحمہ اللہ تعالیٰ و کافران کہہ دیتی اہل اللہ کو برا کہتے ہیں آپ پر صادق  
 آتا ہے، غیر مقلدین کا اس کے مصداق ہیں۔

### فرقہ بندی

حضرت بھول فرماتے ہیں: "حضرت اسلام کی کوئی قسم نہیں  
 بلکہ تعریفی ہوتا ہے وہیں کے ٹھکانے ہوتے ہیں شافعی و طبری فرقے  
 طبری کو پیدا ہونے اس لئے اپنے آپ کو حنفی و طبری کہنا دین میں تعریفی پیدا کر کے  
 اس کو بریا کرنا ہے۔"

(اعلیٰ اہانت ص ۷)

حضرت بھول کی ظالی منطق قابلِ ملاحظہ ہے حنفی مالکی شافعی  
 و طبری کو فرقے بتاتا ہے اور دین کو ٹھکانوں میں تقسیم کرتا ہے جس پر سب  
 دلیل نہ لہیاں مگر بزدلان جو چاہا کہہ دیا اس مفلس کو یہ بھی نہیں معلوم کہ  
 فرقہ کہتے کسے ہیں اور حنفی مالکی شافعی حنبلی کے فرقہ ہونے کا کیا دلیل ہے  
 اور وہ کونسا دین کا ٹھکانہ ہے جو حنبلیوں میں ہے مالکیوں میں نہیں اور  
 شافعیوں میں ہے حنبلیوں میں نہیں یا کسی حنفی نے شافعیوں و طبری پر  
 حق کی یا کسی شافعی و طبری نے احناف و حنبلیہ کو حق کہہ دینا اگر کہہ  
 کر گئے ہیں بلکہ ایک دوسرے کے مدافع ہیں اور سب کو امام برحق مانتے ہیں یہ بات  
 سب ہی ہوگی جب دین کامل ہو دیکھو ان شافعی و مالکیہ و طبری امام اعظم یعنی اللہ  
 تعالیٰ کے فضائل و مناقب بیان کرتے ہیں اسکی طرح احناف یا مالکی شافعی  
 و طبری کے مدافع ہیں البتہ فرقہ غیر مقلدین میں ضرور ہیں اگرچہ وہ قبیل اقل کہتے  
 ہیں ملک کے برابر ہیں حضرت بھول فرماتے ہیں: "غیر مقلدین تو انہی میں ملک







۴۔ میرٹھ لاہور کے پیشوا مولوی جود کے متعلق جو خبر اخبار "گلوبل" میں ملنے لگی تھی کہ میرٹھ لاہور کے پیر و شریعہ گریہ کر رہا تھا کہ دنیا میں اگر کسی کو "الہامی" کی نصرت ہو تو وہ اس شخص کو ہی دے دے اس کی دعا پڑھتی (جود لاہور) کو دیکھ لے۔

(اخبار "گلوبل" ۱۰ مارچ ۱۹۷۹ء)

۵۔ مولوی احمد رشک کے معزز حلقہ مولوی عطاء الحق صاحب، مثال لاہور کے معروف مولوی آغا احمد کے سب سے بڑے تلامذہ میں سے ہیں۔ مولوی آغا احمد قرآنی لکچر اور محاضرات پر شخص لائق امامت اور قیام الہامی ہیں۔ اس کا خاندان پڑھنا لکھنا اور مسلمانوں کے فرائض میں رہنمائی دینا جانتے۔

(اربعین ص ۲۹، ۲۸ مطبوعہ لاہور)

۶۔ امیر جمعیت، جلدیت کل پاکستان مولوی اسحاق صاحب گورنمنٹ کے متعلق معروف پیر مولانا محمد رفیع صاحب نے لکھی کہ مولوی اس صاحب پاکستان مولوی اسحاق آف گورنمنٹ نے لکھی کہ میں تفریق و انتشار کا بیج نہیں بھینچتا۔ حافظ محمد شریف کے مقابلہ میں پارلیمانی کراچی اور پاکستان کے انجیل کی باہمی جنگ کا کوریا بنایا۔

(پمفلٹ انتشاری کانفرنس ص ۱)

۷۔ اور اس میں ہے "کہ مولوی اسحاق صاحب کے امامت کی برکت سے گوجرانو میں اختلاف کی غلیب جہاں افغانی حیات انوار کی جگہ پیر و شریعہ میں سر چھٹوں کا بازار گرا ہے۔ ملتان میں انتشار کا بھگوان چل رہا ہے۔ پاکستان کے اکثر علماء احمد رشک مولوی صاحب سے نا اہل۔ مولوی صاحب سے علماء کو پرامن شکایتیں ہیں۔ سید صاحب ڈاکٹر عزیز علی خان سے ۱۰۰۰ روپے فی روز کے ساتھ مولوی نے ایسا کرنا چھوڑ دیا۔

ترجمہ کرو گلابی کہ صاحب پاکستان کے اعلیٰ ترین دفتر میں  
(استادی کمالیہ سنہ ۱۹۷۸ء)

۸۔ بحیثیت اعلیٰ ترین میسر طبعی مولوی محمد الہی صاحب فرماتے ہیں  
"مولوی شاہ ابراہیم قرنی مرزا ان قرنی سے لیا کہ قرنی ہے"  
(فیصلہ مکہ ص ۱ مطبوعہ امرتسر)

۹۔ اعلیٰ ترین صاحب کے نزدیک ہم تک کوئی شخص ایسا نہ ہے کہ لا الہ الا  
انہ جملہ عباد انہ انہ اس سے ملنا جملہ جانداروں سے

(رسالہ اعلیٰ ترین امرتسر ۵ اپریل ۱۹۷۸ء)

۱۰۔ امیر جمیعت اعلیٰ ترین مولوی محمد یوسف صاحب کلمہ کشوی فرماتے ہیں۔  
"مولوی مولانا عبدالمجید صاحب تراج مسرت ہونے لگاں دینے لگاں است کلمہ پڑھا  
رہا ہے والوں کو جو ان اور قرنی قرار دینے لگاں لایا ہے اللہ یہ جوہر ان کو  
ورثہ میں ملا ہوا ہے"

(الارشاد صحیح سنہ ۱۹۷۸ء ص ۱۰۷)

۱۱۔ ثنائی اعلیٰ ترین صاحب کے پیشوا مولوی شاہ ابراہیم قرنی صاحب اعلیٰ ترین صاحب کے  
شیخ مولانا محمد رفیع صاحب کے متعلق لکھے ہیں: آپ کے سال ۱۹۷۸ء  
پیشی لکھیں ہر قسم کے سطر اعلیٰ ترین میں بجز کافرو مرتدوں اور بدچال  
سافق ذہین کی رہنے کے سوا کوئی شخص کلمہ علی اپنے اعلیٰ ترین کا نام تک  
نہیں آتا"

(افراد اعلیٰ ترین امرتسر ص ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹)

۱۲۔ علی حسین کالو مولود فرقہ جماعت مسلمین کہتا ہے: اپنے فرقہ دارانہ ناموں  
کا ثبوت دے کر (چھ کتابیں) گزشتہ اشاعتوں میں ہم یہ ثابت کر چکے  
کہ قرآن و حدیث کی مدد سے ایمان والوں کا بس ایک ہی نام ہے یعنی مسلم  
اور ہر مذہب کے تمام فرقہ دارانہ نام ہیں یہ نام ان کے فرقوں نے خود رکھے



نے ہی قرآن و حدیث سے ان ناموں کا کوئی ثبوت نہیں مگر شرکاء کو  
 میں بہتے تھایا تھا کہ وہ صرف حدیث میں اپنے نام کا ثبوت مینا کرنے کے  
 کو شہرہ کو تھے ہیں لیکن انہیں بھی اس میں کامیاب حاصل نہیں ہو سکا  
 (جماعت مسلمان ص ۷)

خیر متقدمین کے فتووں میں افراق و الشقاق کا اہمال و ترک  
 شے خود اندر واسے بیان کیا گیا جس سے خیر متقدمین میں فتووں کی کثرت اور  
 ان کا بام مدال و اذہق واضح ہے چنانچہ اپنی بیان کردہ اصول کی تفسیر کہ  
 والذہق قیام فرقہ فرقیہ نہ ہو ولا تلو نواہی الشریک بعد الخیر قرقوا  
 رے بعد و کا ہوا استعا کیونکہ جو فرقہ بنا دیتے ہیں وہ شرک ہو جاتے ہیں جس کے  
 تحت و چونکہ خیر متقدمین سے ہجرت فرقیہ بنا دیئے گئے تھے شرک ہو گئے۔

### لفظ حلیف کی بحث

خیر متقدمین کے حقیقی بھول فیلے میں حلیف سے اسلام کی  
 تعین نہیں ہوتا کیونکہ حلیف اسلام کی کوئی قسم نہیں  
 (اصلی اہلسنت ص ۷)

پھر کہا ہے حلیف کے لغوی قرآن و حدیث و اہل لکھ جاتے ہیں  
 (اصلی اہلسنت ص ۷)

گوکہ خیر متقدمین کے فقہی حلیف سے اسلام کی نہ تو جہان ہوتی  
 ہے اور نہ یہ اسلام کی کوئی قسم ہے لیکن اسلام کی میں قدر قسمیں قبول کر کے جائیں  
 ان میں حلیف کوئی قسم نہیں اسلام کی مطلب یہ ہوا کہ حافظہ حلیف کو فریج  
 پر اس پر دلیل دینا ہے کہ حلیف کے لغوی قرآن و حدیث و اہل لکھ جاتے  
 ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں حلیف کا کوئی ذکر نہیں نہ لکھ  
 نہ معنی کہ عمومی سے حلیف کا اسلام میں ہونا ثابت ہو۔

سبحان اللہ اکیس الف کھارویں امد کسی اچھوتی دلیل، آخر کو محقق  
 میں کمر بیک وقت بلا غلطی مولوی اور ملا مرہی اس پر طرہ کہ محقق بھی یہ  
 غیر ادیب سے محروم من احمق ہی آنکھوں کے ساتھ پاندامانی ملاج بھی کر لیا  
 انھیں اگر میں بد تو جو دریاں بھی ملت ہے  
 اس میں بھلا قصور کیا آفتاب سہا

منوٰ الر عزوجل ارشاد فرماتا ہے ،

قل بل مسئلہ ابو اھیم  
 حیض او ما کان فی  
 المشرکین ہ  
 تم طرہ اڈ بکھر ہم اہل ایم کا دین خفی (جو ہر  
 ہاں سے بھلا یہ تھی یا حد وہ شریکوں سے  
 نہ تھے۔

اہل میاں کچھ کہیں کیا دیکھو مرا متا جیسا موجود تو مناد انظما  
 و دلوں میں مذکور اگر ہمارا منہ تو اپنے مومیرے بھائی ابو الکلام آزاد سے  
 یوحنا و شاید قیادت بھری آبلے نہ دیکھو لاؤ کہ ابو الکلام آزاد تھے ہیں ،  
 لیکن تم کہو نہیں لاؤ خدا کی مالک یہ سبائی ان گروہ بندیوں  
 میں اللہ نہیں ہو سکتی اس کی ماہ تو وہی "صغنی" ماہ ہے ، جو  
 اہل دین کی ماہ تھی یعنی تمام انسان و جنوں سے منہ موڑنا اور عورت  
 خدا کے سیدھے سادے فطری طریقہ کا پورنا اور یقیناً وہ شرک  
 کرنے والوں میں سے نہ تھا۔

( ترجمان القرآن جلد ماہ ۱۳۸۰ء ، مکتبہ سیدنا اہل علم آباد کراچی )  
 ثابت ہوا کہ اسلام جو شرک باطل سے پاک وہی ماہ خفی ہے جو اہل ایم علیہ السلام  
 کا دین تھا اس قسم کی آیات ، بحیرت قرآن کریم میں مذکور مثلاً  
 آیت ۱۰۰ : ما کان ابو اھیم جیہود یا ولا نصرانیاً و لکن کانت حیضاً  
 مسلماً ۵  
 ( آل عمران ۶۷ )

آیت ۱۰۰ : قل انہی حدادہ ربانی صراط مستقیم و ما قہما بل

( الانعام ۱۶۲ )

ابراہیم حنیفا ۵

آیت ۱۶۲۔ وَمِنْ آيَاتِهِ خُرُوجُ الْمَاءِ الْحَمِيمِ وَالشَّجَرِ الْمُنْتَجِبِ وَالنَّارِ الَّتِي يُوقَدُ فِيهَا عِصْيَانٌ مَجْنُونٌ

( النساء ۱۲۵ )

ملہ ابراہیم حنیفا ۵

آیت ۱۲۵۔ مَا تَعْبُدُونَ إِلَّا الْإِلهَ الْحَقَّ الَّذِي لَهُ الْاَلْوَاحُ الْاُولَىٰ بِخَلْقِ الْاِنْسَانِ مِنْ طِينٍ

آیت ۱۲۶۔ ثُمَّ اَوْحَيْنَا اِلَىٰ اِبْرٰهٖمَ رَاٰی اَتِيكَ بِقُرْبٰنٍ مِّنْكَ

( النحل ۱۲۳ )

آیت ۱۲۳۔ اِنَّا وَجَدْنَاهُ مُكْلِئًا بِرَبِّهِ ۚ وَكَانَ اَمْرًا مِّنْ اَمْرِنَا

حیماء واما الما من المشرکین ۵

( الانعام ۱۶۲ )

چنانچہ آیت میں مسلمان نماز شروع کرنے سے پہلے اس آیت کو پڑھنا واجب ہے۔  
 یہ آیت نماز کا مطلب ہے ثابت ہو کر وہی دین جس میں ہے جو ہر حال میں (کوئی شرک)  
 کے جہاں نماز اور یہی اسلام کی ایک اللہ تعالیٰ تعریف ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے  
 وَتَسْلِمُ اِلَيْهِ سَلَامًا۔ اور سب سے پہلے اس آیت کو پڑھنا واجب ہے جو

رہو

اسلام کی اس سے بڑھ کر اور کیا تعریف ہوگی۔

تقلید پر طعن

غیر تقلیدین کے محقق جمہول فرماتے ہیں "مقلد تو انسان کو بلا  
 کہنے کے مترادف ہے کیونکہ جانور کے گلے میں پڑ ڈالنے کو کہتے ہیں۔"  
 (اصل اجبت ۱۵۱)

پھر لکھتا ہے "جب تقلید کا معنی یہی گلے میں پڑ ڈالنا ہے تو انسان ہو کر جانور  
 کی طرح کسی کو پڑ ڈالنا ناک کھٹکنا نہیں تو اور کیا ہے اس سے بڑی ذلت



اور بے عزتی اور کی ہو سکتی ہے۔ (اصل ایست ص ۱۰)

پھر لکھتا ہے: "جب تقلید میں انسانیت کی توہین ہے تو کسی کا بھی بھونی کا پورا دانا کی" (اصل ایست ص ۱۰)

یہ غیر متقلدین کے حقوق جنگی یہ تہذیب و اخلاق ہے جس کا مادی امت مرحومہ جن میں اولیاء و اولاد و اولاد شامل کہ سب متقلدین کو ملے۔ مجتہدین کے اس گستاخ و ریدہ دہانی سے پہلے جالوہ کہاں تھا اس پر بھی حجت ہے۔ بھرا تو ذلت اور بے عزتی سے ناک کاٹنا بھی کہہ ڈالا اور انسانیت کی توفیق بنا کر دل کا بھڑکا لایا یہاں تک کہ امام بخاری جن پر یہ سارے غیر متقلدین منہ لگاتے ہیں انکی بھی رعایت ملاحظہ نہ کی تقلید کا یہی ان کے بھی زیرب گلو ہے امام ابو لؤڈا امام ہیں غیر متقلدین کی بھی تقلید کو تیار نہ ہوگا۔

## تقلید کے معنی اور اسکی تعریف

تقلید کا لغوی معنی اقلادہ در گردن بستن یعنی غلطی میں پڑ ڈالنا۔ اس سے یہ کہاں لازم آیا کہ جتنا خود ہی اس کے غلطی میں پڑے ڈالنا اس سے کہ یہ ایک علامت ہے نہ کہ طوق جو قید یوں کو پہنایا جاتا ہے لیکن اصطلاح شریعت میں وہ ہے کہ بات بلا دلیل مان لینا جیسا کہ حلیہ قول العبد بلا دلیل مذکور ہے۔ پانچو علامہ سبہودی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-  
التقلید قبول القول بان لا یحق کسی کی بات دلیل دیکھنے بغیر قبول من غیر معرفۃ دلیل اس طرح مان لینا کہ اس پر اعتقاد جم جائے۔

اسی طرح حاشیہ حسامی میں ہے :-

التقلید اتباع الوجه غیر دلیل میں غور نہ کر کے بغیر کسی کو قبول

فیسما سجدہ یتوال اذ قال علوہ تحقیق سے مجھ کو اس کی کہی ہوئی  
 دلائل سے ملے مگر ملے نظر کی ہوں چیزوں کو سن کر اسکی  
 فی الدلیل۔ پیروی کرنا تقید ہے۔

امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

التقید هو قبول قول  
 بلا حجة۔ یزیت دریں کسی یا قول قبول کرنا  
 تقید ہے۔

الحاصل تقید کا معنی بلا دلیل دوسرے کی بات قبول کرنا اور  
 غیر متصدین نبی علیہ السلام کے ارشاد و قیامات کو بھی ماننے کیلئے تیار  
 نہیں جسکی وضاحت صورت مجہول اس طرح کرتے ہیں :-  
 اللہ کے اذن کے بغیر نبی کے بات دینے نہیں  
 ہو سکتی۔

(اصل اہلسنت ص ۱۲۱)

حضرت مجہول اگر اسی پر مصر ہوں کہ ہم لغوی معنی کو مانتے  
 ہیں اصطلاحی معنی کو نہیں مانتے تو ان کو بہت سی باتوں کا انکار کرنا  
 ہو گا مثلاً۔ ایمان جس کے لغوی معنی امن و یقین ہیں تو قرآن میں تو ایمان  
 کی تعریف کل امن مادہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ کا انکار کرنا پڑ گیا  
 اسی طرح اسلام کہہ اسلام سے بنا جسکے معنی ہیں صلح جیسا کہ اللہ تعالیٰ  
 فرماتا ہے :-

فان حفرنا السلام ما جمع  
 اگر وہ صلح کی طرف مائل تو تم بھی  
 تھا۔

تو قرآن کریم کی وہ آیات جن میں اسلام کا ذکر ہے جیسے :- ان الذین امن  
 اللہ بالسلامہ کا الکار کرنا پڑیگا۔ یہ نہیں گزری سے معنی خبر دینے والا

اودھ رسول کا معنی بھیجی ہو اگر تو اس میں جو کوئی بھی خبر پہنچائے اودھ اس  
کو بھیجا جائے تو مزید بکر کوئی بھی ہو ان کو بھی اودھ رسول ماننا پڑے  
نہا۔ لاہرم اس سے کوا کوئی چارہ نہیں کہ ہم اصطلاحی معنی جو شریعت سے  
وضع فرمائے اس پر یقین کریں اودھ اپنے ایمان کو بچائیں۔ یہ کیا یہ مسئلہ  
کہ شرعاً کسی کی بات بلا دلیل قبول کر لیا درست ہے ؟

حدیث ہے : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اقتدوا بالذین من بعدی  
میرے بعد الوحداء اور میری تقلید  
اقتدا کرنا۔

۱. بکرو عمر۔

نیز فرماتے ہیں :

عليكم بسنتي وسنة الخلفاء  
تمہارا سہارا میری سنت اور میرے خلفاء  
لاشعور کی سنت (تقلید) لازم ہے

۲. فرماتے ہیں :

اصحابي لا تقوم بامور ائمتي  
میرے اصحاب نہ ائمہ کی مثل ہیں  
میری تقلید نہ کرو گے چاہے  
پاؤ گے۔

معنی یہ ہے کہ اقتداء پیروی جب یہ ہوگی کہ ان کا قول بلا دلیل  
یعنی تحقیق سے چوں دہرا قول کر لیا جائے اور یہی تقلید کا مطلب ہے۔

## پہلے وسیلہ نجات ہے

حضرت مجاہد فرماتے ہیں : ایمان رکھنے کیلئے یہ ہے کہ میں سے  
مجھے میں پہلے نہیں ہوتا اس کو گول نام دیتے ہیں اور میں سے مجھے میں ہوتا  
ہے اس کو گول نہیں مانتے۔

(اصل السنن ص ۱۱)



حضرت جہول کوں تھا حرافہ کہ جسے کہتے تھے گئے میں پڑ  
 ہنوں پڑتا اسکو گول مار دیتے ہیں اس جملہ میں سے ثابت ہوا کہ پڑ سیلہ  
 بجات جسے نہیں خود طلب رہا ہے کہ عرف پڑ ایک جالہ کو وہ سے  
 جانور دل سے متا نہ بنا دیتا ہے اگر چہ وہ عام آدمی کا پڑ ہو تو خاص شخصیت  
 کا پڑ نہیں دیکھا جاتا نہ ہو گا۔ دیکھو اب کہ اب کاکن کا کہ اس سے گئے  
 ہیں اللہ کہ اب نہ تو اور یا عیسیٰ سے تھے یا سے پڑنے کے کو غنی بنایا  
 اس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ تو جو شخص اولیا و امت محمدیہ  
 علیہ السلام تعالیٰ علیہ وسلم کا پڑ لے گا وہ لے گا کیوں نہ ہو ہر دل سے  
 متا نہ ہو گا۔ دیکھو مولانا جلال الدین رومی سے جب حضرت شمس تبریزی  
 علیہ الرحمہ کی غلامی کا پڑ لے گا وہ لے گا عارف رومی ہو گئے، خود فرطے

ہیں۔

یا ساتھی عنایت کن تو مولانا نے رومی را  
 غلام آتش تبریزم قلند رعد میگردم  
 مہر بن سبیل بنامی تھے کہ حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ کا پڑ لے گا وہ لے گا  
 امام بخاری ہو گئے پس معلوم ہوا کہ پڑ سیلہ نجات ہے۔

## غیر مجتہد پر تقلید ائمہ فرض ہے

اسے عزیز جان لو اگر الشہود میں کیلئے اپنی مخلوق پر کچھ فرض  
 ہیں کہ چھوٹے کے نہیں، کچھ حرام ہیں کہ حرمت توڑنے کے نہیں، کچھ  
 حدیں ہیں کہ جوں سے اُسے بڑھے ظالم ہوا اور بلاکت میں پڑے اور ان  
 سب سے بڑھ کر کیلئے شریلیں اور تفصیلات ہیں جنہیں گنتی ہی کے لوگ جانتے ہیں  
 ان کے باوجود میں الشہود میں فرماتا ہے۔

وما یفعل بها الا انعاما  
اور ان کی جگہ نہیں مگر مالوں کو۔  
اس واسطے حکم فرمایا۔

فاما بعد ازاں ان کو کہہ دیجئے  
تو اہل ذکر کو اس مسئلہ پر بھی اگر تمہیں  
علم نہ ہو۔

اور ایسے انکار میں انکا علم بھی کثرت میں شایع یا اجتہاد و محقق کے حاصل نہیں  
ہوتا تو ان تمام انکال و حرام و جائز واجب و حرام کے احکام ان  
پر بھی سب کے حاصل ہیں، خواہ شریعت کے حلی کاسب کو احاطہ ہے انھوں  
کے مسکوت کا حکم پیدا کرنے پر سب کو قدرت ہے اب اس سے ان کا کام  
یو چھپے، جنہیں نہ علم ہے نہ بصیرت نہ اجتہاد کی قدرت، کیا دشترے مہارت  
کر چھوڑ دینے لگے، ہم گز نہیں ہیں ان کے لئے احکام الہی ہمارے ہی کو  
سبیل ہے ؟ آیا کہ خود رکھیں حالانکہ وہ نگاہ نہیں رکھتے، اجتہاد کریں،  
حالانکہ قدرت نہیں رکھتے یا یہ کہ ہدایت و ارشاد والے علماء کی طرف رجوع  
لائیں، خود دین میں ان پر اجتہاد کریں جو وہ فرمائیں مطیع ہو کر اس پر کار  
بند رہیں، اس لئے اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وما کان الذین یستروا الامۃ  
مسلمان سب سے سب تو ہر جاننے  
فلو لا نفر من کل فرقة  
سب سے تو گویوں نہ ہو اگر ہر فرقہ  
ما یفعل بشیء من الامر  
ایک ٹکڑا انکا کدیں میں خود رکھے  
ولیدرہا قومہم اذا وجعوا  
اوسا ہیں اگر اپنی قوم کو ڈرنا  
الیہم فعلمہم بخیرون۔  
اس کا یہ پرکھوہ حالانکہ حکم کرنے  
سے کہیں۔

تو اللہ عزوجل نے تو یہ کھنا فرمایا اور تمام مؤمنین کو اس سے حلال  
فرمایا اور یہی خود آزاد کسی کو نہیں رکھا تو ضرور اہل ہدایت کو تعلیم ہی کا  
ارشاد ہوا یعنی جب احکام الہیہ پر عام و عامی پر میں آزاد کوئی نہ جبر کیا اور

قوسیکھنے کو صاف فرمادیا کہ سب سے نہیں بخونکا پر گروہ سے بعض انکی اسکیں  
اور انکی قوا کو واضح آسانیں کہ وہ مخالفت حکم سے بھی تو صاف صاف لوگوں کو ان  
لختیوں کا مستند بنانے کا حکم دیا اور اسی کا نام تقلید ہے جس کی نصرت قرآن کریم  
کی نفس سے ثابت ۔

وہ جو تقلید اللہ سے آزاد اور خود حق بن جاتے والے غرانا اہل اجتہاد سے  
فاعل اللہ اور خود پرست اسکے ہی اور علوم شرعیہ کے تمام اصول و مذہب کی تائیدی  
پر اہل اجتہاد کہتے ہیں یا کسی میں دھڑلے سے کسی میں نہیں بلکہ ہر کھڑی میں مجتہد  
نہیں رہا ہیں اپنی رائے سے یا جس میں اہل اجتہاد کا دعویٰ ہے ایسے تو ہر دھڑلے والا  
مسائل اجتہاد کی انہیں گوارا نہ ہوئی صورتیں لائے جن کا حکم فاعل اس نے استنباط کیا  
یوں کہ ہر ایک کے ظاہر و باطن اقل و آخر و جرح و تعدیل و تفریع و تاسیل کسی بات سے  
دور رہے سے مستند نہ ہوئی یا وہی اہل حق کھل جاتا اعلیٰ ہو کہ عدل دینا ہے لا محکم اس  
سے قائل ہونا ہے جس کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لائیں اور حاشیہ تقلید کا ہر فاعل  
بذریعہ ثابت ہو کہ تقلید اللہ تعالیٰ کی طرف شرع مطہر ہے قرآن اس کا گواہ و حدیث اسکی  
شاہد و ساری امت موجود اسکی قابل ہاں اسکی قائل ہاں اسکی فاعل ہاں جس مذہب قرآن  
کا استدلال الیہ ۱۲ کھفت کثرت یہ کہ سب پر معلوم ہو گیا کہ بفضل تعالیٰ ہمارا دین کامل  
ہو گیا حکم میں اس حیرت انگیز کے نزدیک بغیر حدیث کامل دین پر عمل ناممکن و مشک  
میں قرآن ، تہجد و بیان مذہب یا ملی اور مطالب قرآن کا ایضاً ذکر کریں ناسخ و منسوخ  
علامہ خاص و غرض و ادب و اہانت و دشمنی و خروک و مخالفت مذہب یا ملی یہاں تک کہ  
بعض الفاظ شرعیہ سے کیا مراد ہے یہ بتائیں قرآن پر عمل ناممکن یا یونہی جیسے تک  
اللہ تعالیٰ دین علما دین متین پر نظر خود و تائیل قرآن و حدیث کو ہر کھڑی میں ان سے  
مطالب سے آگاہ نہ فرمادیں نہ ناسخ و منسوخ و فروع نہ بتائیں نہ حدیث سے نئے قواعد  
و منشیات کا حکم استنباط کر کے نہ کہاویں یا اس وقت تک حاشیہ اتنی کو دین کامل  
پر کامل عمل ممکن نہیں



## فقر پر طعن

جو مقدرین کے حق بھول فرماتے ہیں "فقر لوگوں کی دوائی کو کہتے ہیں جو غلط بھی ہو سکتی ہے (بجز کہنا ہے) فقر دین نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ لوگوں کو مالوں کا دوا دیتا ہے۔

(اصول اہلسنت ص ۱۷۷)

سبحان اللہ! فقیر کی حقیں دیکھ کر فقر دین نہیں لوگوں کی دوائی ہے۔  
حالانکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے :-

فَلَوْلَا نِعْمَةُ اللَّهِ عَلَیَّ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَلَمِّذِينَ  
یہیں کہتے ہیں: ہمارا کہہ کر گروہ سے کیا کیا گیا  
طاعتاً یستغفروا فی الدین۔  
نکھتا کہ دین میں فقر سے کچھ۔

تو اللہ تعالیٰ دین میں فقر سے کچھ حکم فرماتا ہے اور دین کی فقر فرما کر  
عزت بھول اسکو فقیر اہل لوگوں کی دوائی بتائیں قرآن کریم کا یہ طریقہ نہیں اور کہیں  
کہ فقر دین نہیں۔

یہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-  
عن یزید بن عبد اللہ بن حبیب عن یزید بن عبد اللہ بن حبیب  
عن یزید بن عبد اللہ بن حبیب عن یزید بن عبد اللہ بن حبیب  
فی الدین۔  
ہے اسکو دین کی فقر عطا فرماتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں :-  
کہو لو ابوبکر بنی حنظلہ فقہاء  
ربانیین میں جو بلاؤں سے بچا دیتے اور مال

بخاری شریف میں ہے :-

معاویہ خطبہ یقول: سبحان اللہ  
یہی اللہ علیہ وسلم عن یزید بن عبد اللہ بن حبیب  
فی الدین۔  
حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
اپنے خطبہ میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

فما سر و الله يعطى .

ساتھ حصول کا ارادہ کرنا ہے اس  
کو دین کی فقہ عطا فرماتا ہے اور میں  
بانٹنے والا ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے

بیز بخاری شریف میں ہے :-

السلامتی اعظم رضى الله تعالى عنہ  
میں حکم و سرور ہے جس سے یہ فقہ  
حاصل کرو۔

قال عمر رضى الله تعالى عنہ  
فسرہ جا۔

اور یہ حق الہیوں قرآن و حدیث کا الکامی نہیں بلکہ الکامد کرتا ہے اور فقہ کو بھی  
دلتے جاتا ہے۔ قرآن و حدیث سے ثابت ہو کہ فقہ قرآن و حدیث سے الگ کوئی چیز نہیں  
شرع و فقہ احادیث و قرآن ہے قرآن ہی کا تشکیں بیان ہے، عطر عطر  
دلال و کتاب مجید ہے فقہ مجلی کی تفصیل ہے فقہ دینی تیسروں میں ہے، فقہ  
ماہ جس و صواب و بدعت کو اب پر دلیل ہے، فقہ وقت رب حلیل ہے۔

خیر متخلین کا حق الہیوں کہنا ہے "اختلاف تو فقہ میں ہوتا ہے  
جو نام ہی اقوال و افعال ہے جو ہے ہی مظاہر اختلاف حدیث تو رسول کے قول  
افعل کو کہتے ہیں جس میں اختلاف کا کوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(اصل اہلنت ص ۱۵۱)

یہ کورہ شخص محقق ہے مگر اس طرح غلطی کو اتنا بھی علم نہیں کہ حدیث  
کس پر صادق آتا اور اس کی کتنی قسمیں ہیں اگر کسی خطی بریلوی کی افعلین و افعلی  
کا تشریح حاصل ہوتا تو اعلیٰ بابیں نہ ہکتا۔ جمہور محدثین کی اصطلاح میں حدیث  
کی تعریف اس طرح کی گئی ہے :-

حدیث کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کے قول کو وہ روایت ہو یا حدیث ہو یا حدیث  
صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل، اقوال و

الحدیث الی طریق فی حدیث  
فقہ و فقہ و فقہ و فقہ و فقہ و فقہ  
نقلہ و فقہ و فقہ و فقہ و فقہ و فقہ و فقہ





ظالم میں سب قرآن شریف کو کہے ایک ہمت پر عامل نہ ہوتے اگرچہ قرآن عظیم میں چرچہ  
پر لکھائیے :-

عالمات اور عترت شیخا فرمودہ جب کسی بات میں اختلاف ہو تو اسے  
الافتاء والرسول -

اس پر عمل نہ کیا بلکہ اپنے والوں کے قول پر اٹھتے رہے ۔ سمجھنا اسی کا نام ہے  
نام کہنا تاکہ ان چیزیں کام دہی رہا جو حسن و سائنس و انجیل کے ہی کام سے کام  
لے نہ کہ نام سے اسکا حضرت نبیوں کا کرتی ہے ، فرماتے ہیں :-

” یہ تو وہ ہیں جس کی کہتے تھے لیکن وہ جو ان کو نہ مانتے تھے “

( اصل اہانت ص ۲ )

حضرت علامہ محمد کریم سے لکھ لکھتے تھے کہ میں نے دیکھا کہ انہوں نے انہیں  
بلکے کوئی تمہید لکھا نہیں جس سے جیسا حدیث بخیر کا مادہ یا مروجہ یا کسی  
وجہ سے موقوف العمل نہ ٹھہرایا ہو ۔

امیر المؤمنین امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شمار نہیں ہوتی  
چونکہ وہ ہم پر عمل نہ کیا اور فرمایا تھا اللہ یا عمار کا ان صحیح مسلم پر یوں ہی  
حدیث فالہ ثبت میں وہاں مقدم السلف والفقہاء والکلماء اللہوتہ پر اور فرمایا :-  
لا تترك كتابه ردا فلا تنفجوا عقولكم امرأه لا تتركها تنظمت امرئيت ردا  
مسلمہ ۔ یوں ہی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیث تیم پر بعد حدیث  
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ہوا اور قولہ صلیع عقول عمار کا  
فی الصحیحین ، یونہی ۲۱ المومنین صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حدیث مذکور  
ظاہر پر اور فرمایا ہوا لیس لیس الا تسمعوا الشہادۃ العارۃ ، یوں ہی حضرت  
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الوصو  
مما متت اشار پر اور فرمایا ہوا استوصوا من الدین استوصوا من الہیہ و  
التردد ، یوں ہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حدیث عبداللہ بن عباس

رحمن اللہ تعالیٰ علیہ السلام لا یستعمل فیہ الکلیسہا اور نہ ہایہا  
شیئ من الہیت صحیحہ و کمالہا لہا ایک حد روایتاً محمودہ و المستعملون یوں ہیں  
بہا و ائمہ صحیحہ و اہل حق و اہل عدم نے حدیث الامور میں قوم ملاح پر و سحر صحیح  
معروف میں حدیث البراء و جابر بن سمرة و غیر ہمارے اللہ تعالیٰ عنہم۔

محمد اکرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں ان کے بعد تا العین اللہ  
مقتدرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں اپنے اپنے اصول سے نئے حوادث کے  
احکام استنباط کر کے میں باجہ کی اختلافات ہوئے معان کے متعلقہ ہیں جہادی  
اور مدنی سبے مگر سب ایک ہمارا دخت کی شاخیں میں حاصل سب کا ایک جہ ہے  
میں شاخوں کے متعدد ہونے سے شرف مختلف نہیں ہو سکتا جس شاخ کے حاصل  
کر و شروہی ملے گا اسی لئے ارشاد ہوا :-

بالتہم ائمہ اشراہک بہ  
محمد کا اقتداء عقیدہ کر کے ہدایت  
پاؤ گئے۔

پہلے غیر مجتہدین پر مجتہدین کی تقلید فرض ہوئی اسے جو ذکر عمل بالحدیث حرام ہے  
مگر یہ حدیث کو نہ بکے گا اور اس کے مانع و مرجوح، مانع و منسوخ، محض اسناد  
محکم متن، محض نقلیہ پر مطلع نہ ہو سکے گا تو اسے حکم الہی پر عمل نہیں مل سکتا۔  
اسے وہم کو مل بگاڑنا اور بات ہے اور امام اسے قول پر عمل کیا تو قطعاً حکم الہی ابطال  
کرے۔

معشایا احل الذکویۃ کما لا علموت  
تو قطعاً یقین کو چھوڑ کر شک اور وہم میں پھنسا حرام ہے۔  
علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو

## غیر مقلد اور علم حدیث

بہ مقتدرین کے متعلق مجہول فرماتے ہیں حدیث کے عالم تو اصل میں

اہدیت ہی جو ہے میں اہل کو اقل تو حدیث آتی ہی نہیں اگر آجائے تو اس کے  
پاس جتنی نہیں ہے (اصلی اہلسنت ص ۲۱)

سبحان اللہ! جو بھی باہل گنوا اہل حدیث آگیا وہ حدیث کا عالم ہو گیا  
تو اہل حدیث میں مولوی اور اس کے بعد علامہ اور محقق کہ ہر مولوی و علامہ محقق  
نہیں ہوتا مگر جو محقق ہے وہ مولوی و علامہ ضرور ہوتا ہے کہ باہل ہرگز محقق  
نہیں ہو سکتا پھر اس محقق کہول کے علم کی طراواں اور حدیث کا حال امکان و حقیقت  
کا پورے قلم پر یہ مختصر فقیر نے لکھا ہے اس میں اس کے قلم پر جو کچھ  
یہ عالم کہ ایک جگہ لکھا ہے اگر ہم جتنی نہیں کہلاتے تو اس کے معنی یہ تو نہیں کہ ہم  
انکو امام بھی نہیں مانتے (اصلی اہلسنت ص ۲۲)

گویا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام مانتا ہے پھر کہتا ہے۔  
"اسلام میں سوائے اس کے کوئی امام نہیں ہو سکتا"

(اصلی اہلسنت ص ۲۱)

اور لکھتا ہے:-

"ہم کے سوا کوئی امام نہیں ہو سکتا"

(اصلی اہلسنت ص ۲۲)

متوہ مشہور ہے۔ جب دین جاتا ہے اتفاق آہی جاتا ہے۔ کہول کے مدعا  
قول آپس میں متضاد ہیں اگر ان کو متضاد کہیں تو کہانے اس کے کہ کہول  
امام اعظم کو نبی تسلیم کر لیا اور کیا لازم آئے گا۔ پھر لکھتا ہے  
"مقلدانے امام کی بات کو دین بکتا ہے گویا جو حق تشریع اللہ کا ہے  
وہ اپنے امام کو دیتا ہے" (اصلی اہلسنت ص ۲۳) پھر کہتا ہے "رب تو وہ (یعنی)  
بھی نہیں کہتے تھے لیکن ان کو رب کا درجہ دیتے تھے"

(اصلی اہلسنت ص ۲۳)

گویا امام کی بات کو دین کہہ لیا ہی اس کو رب بنا دیا ہے کیونکہ حق تعالیٰ



جو اللہ تعالیٰ کا ہے وہ امام کیلئے مان لیا تو امام کو وہ بنانا اگرچہ ممکن ہے مگر یہ  
 کہہ سکتے ہیں۔ اس پر ضرورتی کتابچہ میں حدیث مان اور علم کی ذرا مان کا یہ عالم ہے کہ  
 امام اعظم کو امام مانا پھر کہہ دیا کہ اسلام میں نبی کے ہوا کوئی امام ہی نہیں اس کے  
 بعد کہہ دیا کہ امام بنانا ہی سبب بنانا ہے کیونکہ اسکی ہدایت کو دین مان لینا اگرچہ  
 زبان سے اس کو سنا کہوا (لکھتے ہیں) پھر امام بنانا کہہ گئے (کام) جب حقوق کا  
 یہ عالم ہے تو مولوی اس کے مرتبے کوئی چیز نہیں دیر میں مقلدین کے حقوق میں  
 اعدا ان کو یہ بلنشتان لا قول ملا قوۃ الابرار۔

پس حدیث کا علم تو عقیدہ ہی کو جو کتاب ہے ان کے کوئی دلیل ہے ان کے  
 متقدمین میں مسلم حدیث آیا۔ سنی مولود پر ایک اور حدیث کو دیکھ لینا علم نہیں  
 کیلئے تاہم ابراہیم بن داؤد اور وہیال شام نہیں جنہیں نے کسے کے بعد اولیٰ ایک  
 مسئلہ میں رائے دے سکتے ہیں کہ یہاں حکم شرع یہ ہے اور حدیث کا مشابہ  
 اقل تو سند حدیث و اقوال رجال اور ان کے حق میں علماء کے اقوال کے تقاضے  
 نام پھر امام ترسیع اور تعدیل کے مواقع مختلف پیدا ہوا تاہم پھر ہاتھ  
 قرآن کا کمال و تمام، خصوصاً وہ جن کی نسبت معلوم کہ معصیہ جو دین سے نہیں  
 کہتے، ان مرتبہ العلماء انکلام اسی طرح اختلاف کی معرفت اور یہ کہ کس نے  
 اس سے قبل اختلاف اخذ کیا اور کس نے بعد میں الیٰ طریقہ ایک من الاموال العظام  
 ثانیاً حدیث کے طریق و متابعات کا تسبیح و استغراق کرنا خود  
 نکلتا و اضطراب سنہ یا متن پر وقوف حاصل ہو۔

ثالثاً۔ علل خیر سے بحث خاص میں پر صدیاں سال سے اب تک  
 کوئی قاعدہ نظر نہیں آیا یہاں تک کہ متاخرین سے اسکا بر محمد شمس و اعظم  
 ناقدین کا منتخب ہے مبلغ صرف تصحیح اسناد ہے اگر وہ صحیح کہیں بھی تو اس کے  
 معنی صرف اس قدر کہ اسناد صحیح ہے۔ کیا یہ سب مدارج غیر مقلدین کو حاصل  
 ہیں کہ ان سب مدارج کو قدم و سطح سے لئے کہے کہ جو تحت حدیث پر حکم کر

سکتا ہے اب مامور ہائے صحاح میں تو ان امور کی ضرورت ظاہر نہیں ہوتی  
 تو ان میں سنن سان و ابن ماجہ بیشک نشر و تنبیہ کی محتاج کہ دفعہ تصریحاً ترغیب کی  
 طرح بحث کریں مگر ان سے ابو داؤد کی طرف نص منقول ہے کہ ہمارا مسکوت علیہ  
 صلیح ہے، خبر شاہد کہ ان میں بہت حدیث ضعیفہ ہیں خصوصاً سنن ابن ماجہ  
 تو معتدل ان کی حدیث علامت تحت نہیں ترغیب اگرچہ بحث کر ملتے ہیں مگر ملان  
 ناقدین نے تصحیح و تحسین میں انہیں تساہل کی طرف منسوب کیا اور بہت تصحیح و تحسین  
 تحسینوں میں ان پر انتقاد کیا تو تحقیق کو یہاں بھی حاجت بحث باقی نہ سکتی ابو  
 داؤد اگرچہ ان کی تصریح سے اجازت ملتا ہے مگر حدیث ضعیفہ اس سے صرف  
 صالح التجرانہ اور نہیں بلکہ صالح التجرانہ کو بھی شامل کیا صریحاً الامام الاعلام  
 ابو العسقلانی کہ تو ان کا مسکوت کچھ نہیں پر مقتصر نہ ہو بلکہ ضعیف طریقاً و اصل  
 اس میں داخل نہ ہو خود اپنے رسالہ میں کہ ان کو لکھا فرماتے ہیں فہاں وہ حدیث  
 بعد میں شدہ حدیثہ صاف ظاہر ہو کہ صرف بیان ضعف شدہ کا التزام ہے  
 اور قولہ امتحان ہی گواہ کہ ان کے مسکوت علیہ میں ضعیف موجود نہ تو یہاں بھی  
 نقد و تنقید سے غنا مستعد افراد مسلم میں بھی بعض حدیث ضعیفہ میں  
 کی نص علیہ انتقاد منہم خاتم الکائنات السیوطی ... کہ گئی تھی بخاری میں تحت  
 تعالیق کا خود التزام نہیں یوں ہی متابعات میں تساہل اس حدیث کا وہاں  
 قدیم۔ تو صرف بغدادی کے اصول مسند میں بحث و تنقیس کے کام نہ لیتے  
 تو یہی تعلیق کی تعلیق ہی ائمہ مجتہدین کی نہ کہ امام بخاری کی کہیں کہ صرف  
 ان کے اعتبار پر بحث مان لی تو میں سے بھاگے تھے وہی غلطی میں پڑے۔

## امام اعظم پر طعن

عزیز ملتین کے محقق بھول فرماتے ہیں اسلام میں بغیر کے  
 ہر کوئی امام نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ کسی کو امام اعظم بنا یا جائے۔

( اصلی اہانت مد ۲ )

پھر لکھتا ہے : ( امام اعظم کی پھر عافیت میں ناجائز کو لکھا جس قسم سے لفظ اللہ کو  
ایک ہی طرح لکھا ہی مسلم کتاب احادیث میں ہے :-  
الشیخ رح بن علی الشافعی رحمہ اللہ : حیث ترین شخص وہ جس پر اللہ تعالیٰ  
واجبہ میں لکھا ہے اس سے قیامت کے دن سخت نادم ہوئے  
الزمذشر :- وہ شخص ہے جو شہنشاہ کہلائے ۔

اسی کے کہ جو میں دنیا میں شہنشاہ کہلاتا ہے وہ دنیا کے بادشاہوں سے  
لانا سے ہی شہنشاہ کہلاتا ہے اللہ کے مقابلہ میں تو کوئی بھی شہنشاہ نہیں  
شالیں پھر بھی اللہ تعالیٰ اس نام پر کہنے نادم ہیں اسی طرح امام اعظم کو لکھا  
مگر لیں :-

( اصلی اہانت مد ۲ )

حضرت امام احمد کو جب صفحہ کے خلاف کوئی صورت بن کر دی تو انھوں  
مشیت کا کیا دایا ۔ تو امام اعظم کو مشیت کے کیا است اور عفا شہنشاہ  
میں جو یہ نہیں جانتے اسخلافی قضی پر کھول رہا تھا اور امام اعظم کیا تو عدلیت  
کے ثابت ۔ ابوداؤد میں طرف بن عبد اللہ بن الشجر کے دعویٰ کے کہ میں  
وہ بنی حارث کے ساتھ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا  
تو ہم نے کہا :-

آپ ہمارے سید ہیں

انت سیدنا ۔

ارشاد فرمایا :-

سرور اللہ علیہ السلام ہے

قال الشیخ الشافعی

پھر عرض کیا :-

آپ فضل میں ہمارے فضل میں

قال الشیخ الشافعی

ہم سے اعظم ہیں تو ارشاد فرمایا کہ

قال الشیخ الشافعی

طرح کیا کرو۔

تو اہم کہنے کا ثبوت حدیث میں موجوداؤ وسیہ کہے کہ تو منع فرمایا میں استخراق حقیقی  
نے اصولوں میں ہے وہ یہی اصول۔ علاوہ ازیں حدیث میں مخالفت تو نہ  
رکھے کسی کے وصف میں کوئی بات بیان کرنے میں احکام رکھنے میں  
بڑا فرق ہے۔

اصل مسئلے میں غلط شئی کا استخراق

توضیح

حقیقی پر عمل ہے یعنی کوئی چیز کا استخراق

تو ممکن ہے کہ گواہ اپنے نفس پر یا شاہد یا معقول نہیں اس کے ہوا جیسے کوئی  
پر سلطان توبہ معنی قطعاً شخص بظرت حضرت علی علیہ السلام اور اس کے معنی  
کے علاوہ سے اگر طریقاً طلاق ہو تو مبرا تھا کہ وہ کہ اس کا استخراق گئی  
میں دیا اور عمل میں طاقی ہو گا یعنی طاقی ہو گا تو اس پر یہاں سلطان  
چاہے یہ کہ اس کے ذکر کو ہے مگر حاکم نے ذکر کوئی مسلمان اس کا اللہ کر کے ہے  
نہ ہمارا کلام اس میں یہ طلاق کر کسی کا احاطہ نہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ قطعاً  
ثبوت استخراق طلاق میں رواد اور وہی مذکور استخراق ہو تا ہے کہ قالوا انہ  
یاسی الاعداء پر قرینہ قاطع ہے۔ اب یہ باج کہ استخراق حقیقی اگر مرد و عورت  
میں مگر مرد و عورت میں موجب منع ہے قطعاً بالکل ہے لیکن تو بڑا دانا  
الفا نکاح تمام عالم میں طاقی و عورت میں منع ہو جائیں گے مثلاً قاضی القضاۃ  
امام الائمہ شیخ الشیخ شیخ الشیخ شیخ الشیخ امام العلماء اور العبد العبد  
الامراء اور عورت میں کے نظائر کتب میں مسکاثر موجودہ ان الفاظ کو مومن  
استخراق حقیقی یہ کہیں تو قاضی القضاۃ۔ عالم الحاکمین۔ عالم العلماء۔ امیر  
الامراء قطعاً رب العزت علیہ السلام ہی کے لئے خاص ہیں اور عورت کے لئے  
کہا طلاق اگرچہ مگر یہ بظن حقیقت امیر عین قاضی۔ عالم ہمدانی۔ ملک یعنی  
بادشہ۔ جس امر سے ما فیہ الناس۔ قال تعالى والله یقضی بالحق انوار





وقال الملك استوانه  
اصحابه واولادهم من يدي يأس  
لے آؤ۔

اور فرمایا :-

ان الملوک الا غلبہ قریبہ  
بجنگ بادشاہ جب کسی ہستی میں  
داخل ہوتے ہیں۔

اور فرمایا :-

ان الله قد بعث لکم ملائک  
بجنگ اللہ کے ملائک کو تمہارا  
بادشاہ بنا کر بھیجا۔ ویز

محقق مجاہد نے اپنے اصول شریعہ کے مطابق حدیث  
شریف میں بھی خیانت کلمہ اور بڑی حدیث لکھیں ہیں جو  
مسلم شریف میں روایت ہوئی ہے، جس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اخذوا منہ ما شئتم، رجل منہم شرب الخمر، الخ

حدیث شریف کا آخری جملہ میں بادشاہ کوئی نہیں لکھ سکے ہوا۔  
پس حاصل حدیث کا وہاں ہے جس کا کہ جس شخص نے بطور علی الوہی سے  
ایسا نام ملک الاملاک رکھا اس پر سب سے زیادہ کتاب کا کلمہ ہوگا اور  
مجاہد نے لفظ شہنشاہ کا استعمال ہر گمان کے لئے بکثرت فرمایا ہے امام  
رکن الدین ابو بکر محمد بن ابی الفدا شریف نے جو تاریخ کرمانی میں لکھی ہے  
الفتاویٰ کتاب الامارہ باب ما کس میں فرماتے ہیں قال الامام العاصمی ملک  
الملوک ابو العلی۔ نیز علامہ خیر الدین علی استاد صاحب درمنا سے فرمایا  
خیر میں نقل فرمایا۔ قال مثل ملک الملوک و نیز حضرت علامہ علی مالک  
زبدۃ العرفاء والاولیاء مولوی معصوم سیدی جلال الدین اللہ تبارک و تعالیٰ  
مکتوب شریف میں فرماتے ہیں :-

گفت شایہ شاہ جزا رس کم گنید  
 ہر بگشت نامش از خط بردنید  
 پیش شایہ شاہ ہوش خوش نماز  
 تا بسوزد بر سر شمع طہرانہ

مکتبہ ہاشمیہ علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام  
 فرماتے ہیں، بطور الاسلام سعد بن الاتابک الاعظم شایہ شاہ الاعظم ناگہ  
 در قبال الامام مولی السلوک العزیز والہم۔

نیز فرماتے ہیں ۱۔

باریعت صلح کن و در جنگ غمخوار  
 نہایت شایہ شاہ عادل راریعت لشکر است

محبوب الیہ المرتضیٰ صاحب ہاشمیہ علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام  
 فرماتے ہیں ۱۔

کیست جزا رس کہ نہد پائے راست  
 پیش شکوہ کہ شہنشاہ راست

مکتبہ ہاشمیہ علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام  
 فرماتے ہیں ۱۔

رو بہ سال الویت شایہ شاہ  
 گو کہ کبریا علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام

مکتبہ ہاشمیہ علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام  
 فرماتے ہیں ۱۔

فرماتے ہیں ۱۔

## علم حدیث اور امام اعظم ابو حنیفہ

غیر متقلین کے متعلق بھولی لیا تے ہیں؟ آپ کہتے ہیں اپنے  
 آپ کو اجنت لیکن تعیداً مولیٰ کی کرتے ہیں (اصل اجنت مست) اور  
 کہتا ہے؟ آپ کا تعلق امام ابو حنیفہ اور ان کی فقہ سے نہ حدیث سے ہے  
 (اصل اجنت مست)

پھر کہتا ہے؟ پھر تو محمد رسول اللہ کا یہ تھے ہیں اور حنفی بن کر پیروی امام  
 ابو حنیفہ کی کرتے ہیں؟ (اصل اجنت مست)

ان جہادات خبیثہ کا مطلب یہ ہے کہ غیر متقلین - متقلین خصوصاً  
 اجنت احناف کو مسلمان نہیں سمجھتے کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 وسلم کا یہ تھے ہیں لیکن پیروی امام اعظم کی کرتے ہیں خوف ان کی فلاح تعلق  
 ہے نہ حدیث سے تعلق نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ ظاہر ہے جس کا  
 تعلق محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہیں وہ غیر مسلمان نہیں  
 امام ابو حنیفہ؟ اگر حدیث میں لکھ کر تے ہوتے تو حدیث میں تھے؟  
 (اصل اجنت مست)

حدود ۱۰۹ ثابت کر چکے کہ غور و فکر کرنا ہی حدیث پر عمل کرنا ہے  
 اللہ عز و جل فرماتا ہے:-

اَسْمُوا عَلَی الدِّیْنِ اَوَّلَ مَا کَانَ کَلِمَۃً  
 علم مالوں کے پوچھو اگر تم میں سے  
 تَقْلَمُوْنَ

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں  
 اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَوَّلَ مَا کَانَ کَلِمَۃً

تسلی بعضی السوال  
 کہ چکے کی صدا تو پوچھا تھا ہے



(افرح العباد من جہنم بعد اربعی عشر)

امدیان متکثر تھیں سے ثابت ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی  
بیوہ اہل بیت پر مکمل مل تو ملے گی کہتے ہیں بیوہ حضرت پر حق کہنے کے لیے  
جی نہیں اگرچہ انہوں نے اپنے سے عیسیٰ کی تقلید میں کہتے ہیں کہ حضرت کوئی  
یسا کہ کسی کتب میں نہ ملے گی کہ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے  
وسلم یہ کیوں فرماتے :-

لقد رزقنا من السماء ماء فاعلوا  
لعلکم تاتقون  
جس سے میری بیوہ سے کہ کیا وہی اور  
دل میں رکھی اور ٹھیک ٹھیک اور  
کچھ پیو گی۔

اس مسئلہ میں کہ بیویوں کو حدیث یاد ہونے سے منع کیا گیا  
نہیں ہے کہ وہ حدیث سے زیادہ نہیں دیکھ سکتے ہیں اور ان کی  
واحد الہامی والی ہوا اور اللہ تعالیٰ کے وحیوں سے ان کی عقلیں  
ثابت والہامی میں ہیں مطہرہ و خود اللہ تعالیٰ والہامی ہوا ان کے پاس  
ابن مسعود والہامی والی اللہ العبادہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین  
اگر کو حدیث یاد لانا کافی ہوتا تو ہزاروں لاکھوں محدثین  
مگر سے اب بچتے ہوتے نہ لاکھ کثر مقلدین ہوتے تھے کہ امام تاج الدین سبکی علیہ  
الرحمۃ فرمیں المدین امام بخاری کو کھاتا فیہ میں گناہ ہے تم کس گنتی میں  
ہو۔

لیکن کہ ! معارج حدیث میں جو محتاج و طرق تعلیل معارج  
الادب و اقسام تنقیح الفروع معنی و معارج فاضل و اسباب ترجیح و اساک تطبیق  
یہ وہاں سب میں اللہ علیہ اسے اختلافات کثرت اور ہر جگہ قول و راجح کی قطع و تنقیح  
ان دونوں کو نظر میں رکھنا قریب سے قطع کہے لاکھوں حصص ہوتے ہیں





کے نام سے ہوا ایسے والا مقام صاحبِ جلال شان فرماتے ہیں :-  
 انا لست انا نفسي انا ولسا  
 سمعنا الحديث فهو ساه  
 الفتوى من الفاضل  
 ہم لوگ خیر عقیدہ نہیں سمجھتے تو حدیث  
 کی کتب ہوں گے اچھے حکایت کر دیں  
 جو ان پر مطلع ہو کر کارروائی کریں گے

(لقد الذين في تذكرة الحفاظ)

اور علامہ ابو امام الخلدی نے امام سیف بن اوشین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جملہ ائمہ تابعین سے  
 احقر شاگردانِ امیرنا ائیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں اور تمام اصحابِ علم و علم  
 و علم ہم حدیث کے اساتذہ ہیں اس حدیث میں ان کا بیان ہے کہ ہم نے اپنے علم و علم  
 نہیں بلکہ اس کے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کرتے تھے :-  
 يا معشر العلماء انتم الاطباء  
 ونحن الصيادلة ولسا اليها  
 الرخلة احذرت بعلافة  
 الطرحين  
 اسے قصور و قوم طبیب ہوا اور ہم حدیث  
 حفظ کریں یعنی دوا میں پاس ہیں مگر  
 ان کا طریق آسمان تم جہنم جانتے  
 ہوا اور اس کا حقیقہ تم نے تو لیا و حقیقہ

دونوں کن سے لے لے

حضرت مجاہد کو ان امام اعظم کس اعتبار سے جیسا کہ مذکور ہے  
 فی المغرب جیسے مرتبہ سند حسنی ہیں امام ابو یوسف امام محمد رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہما بلاشبہ ایسے ائمہ کو حکم و دونوں کا منصب حاصل و ہاں سے باوجود  
 ابتداء امام اعظم سے خاموش نہ ہوئے کہ خود اصل ائمہ عقیدہ میں فی المغرب تابعی  
 الشرق والمغرب امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مدافع رفیع حدیث  
 سب کو مسلم و جن کے بارے میں امام مرقی نے تصنیف کیا امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ)  
 ہیں صحابہ تبع القوم الحدیث امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں مصنف الحدیث امام  
 یحییٰ بن یحییٰ بن ابی اسعد شریف فرماتے ہیں یحییٰ بن ابی اسعد شریف امام  
 امام عبد اللہ بن شافعی اس باب کو خطا حدیث میں شمار کرتے اور کتاب ذکر ائمہ



میں اجازت امام العلامہ فیہ العارفين وکریا یہ امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ باہمی  
 ملاقات نشان حضور صید امام الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرماتے ہیں۔  
 "کھنکھنایا کہ میں نے کسی مسئلہ میں امام اعظم رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کا قول کہہ کر خود کو گمراہ کر لیا ہو مگر یہ کہ انہیں اس کے مزید کو  
 آخرت میں زیادہ رحمت بہا دیا اور بار بار ہونا کہ اس حدیث کی  
 طرف رجعت ہو قیاس کرتا تو امام اعظم جو اسے زیادہ حدیث صحیح  
 کی نگاہ رکھتے تھے۔"

اور اللہ تعالیٰ سے مسئلہ صلوٰۃ میں امام ابو یوسف سے متحول ہونے کے بارے  
 میں بعض مسائل میں جہاننا حدیث میری طرف سے ہے  
 کے بعد کہنا کہ امام نے جس حدیث کے (ماریا) میری خواب میں  
 تھی۔"

اسی امام ابو یوسف بعض مسائل میں پریشان ہو کر فرماتے تھے جہاں سے اس کا  
 لا کول قول نہیں اس میں جہاں لکھا تھا ہے اور فرماتے ہیں۔  
 "اور ایشاعہ تفسیر الحدیث میں نے ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 یہ صحیح حدیث کی تفسیر کہ خواہ لا اور  
 ان فقہی الکلمات کو پہنچنے والا اور ملحق  
 کا علم رکھنے والا نہیں دیکھا۔"

امام عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں۔

"انہوں نے امام اعظم سے؟ (حدیث) کہ عایت کیا تو لکھا  
 تو ایسا بلند پر عازم کو کھائی جیسے شکاری پرندہ سے بلند مقام پر  
 مرقاق میں ان کی کوئی مثل تھی نہ مشرق و مغرب اور نہ کوئی  
 میں۔"

امام اہل سخیان لوری علیہ الرحمۃ نے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہہ کر آپ

کہ وہ علم کھلتا ہے جس سے ہم سب فاضل ہوتے ہیں اور فرمایا :-  
 ۵ ابو حنیفہ کا خلاف کرنے والا اس کا مخالف سمجھ کر ان سے

مرتدوں میں بڑا اور علم میں زیادہ ہوا، ایسا مجھنا اور دیکھنا  
 امام شافعی سے فرمایا تمام جہاں میں کسی کی عقل ابو حنیفہ کی عقل نہیں، امام حنابلہ  
 سے فرمایا اگر ابو حنیفہ کی عقل تمام دین کے لئے زمین کے نصف اور یوں کی عقلوں سے  
 تو ان ہندو ابو حنیفہ کی عقل غالب آئے، امام ابو حنیفہ جیسے کہ ان لوگوں کے تمام  
 ابن رشد کی مجموعہ عقلوں سے متاثر ہوا ان کی عقل ایک ابو حنیفہ کی عقل ان  
 تمام علماء کا رد و مجتہدین و محدثین سب کی عقل پر غالب آئے

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد اول)

حضرت چھوٹے کچھ بھروسہ آگاہ ابو حنیفہ کو امام اعظم کیوں کہتے ہیں  
 بیجا اور اگر کتاب کا الٹا کر کے تو آفتاب سحر دم نہ ہو جائے گا اگر اب  
 جس تسکین نہ ہو سکی تو اور لیجئے !

حضرت علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ امام محمد بن سمان سے نقل کرتے ہیں :-  
 ۱۰۰۰ تصانیف ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اپنی  
 تصانیف میں ستر ہزار (۷۰۰۰) سے  
 زائد احادیث بیان فرمائیں اور چالیس  
 ہزار (۴۰۰۰) احادیث کے کتاب  
 الآثار کا انتخاب کیا۔  
 حدیث -

(مناقب علی القاری بذیل الوابیشہ)

اور فرماتے ہیں :-

انہ وضع ثلاثۃ آلاف وثمانین  
 الف مسائل منها ثمانیۃ  
 وثلاثون ایضاً فی العبادۃ  
 ابو حنیفہ نے تراسی ہزار (۸۳۰۰۰)  
 مسائل طے فرمائے جن میں سے اڑتیس  
 ہزار (۲۸۰۰۰) عبادات اور باقی

معاملات کے واسطے استخراج  
فرماتے (ایضاً)

ابو حنیفہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں کی تعداد چار  
ہزار تھی جو سب مسلمانوں کے امام تھے جن میں ایک ہزار چھتیس شاگرد بن کر  
حدیث شریفہ کے اسماء گرامی رہے۔ امام المسلمین قاضی القضاۃ امام  
ابو یوسف ۲۱۔ امام السبکین امام محمد بن الحسن الشیبانی ۲۲۔ امام بن زبیر النخعی  
۲۳۔ امام الحسن بن زبیر ۲۴۔ امام حماد بن ابو حنیفہ ۲۵۔ امام جعفر الشافعی ۲۶۔ امام  
الکوفی ۲۷۔ امام داؤد بن نصر الطائی ۲۸۔ امام فضل بن عیاض العالم بابل  
۲۹۔ امام قاسم بن معین بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود ۳۰۔ امام ابراہیم بن یحییٰ  
۳۱۔ امام بشر بن الحارث ۳۲۔ حضرت امام ابو حنیفہ شافعی بن ابراہیم الکوفی ۳۳۔ امام  
ابن ابی شیبہ ۳۴۔ امام ابو سعید بن ابی نجیح ۳۵۔ امام القدر بن علی بن یحییٰ ۳۶۔ امام  
ابو سعید بن زکریا ۳۷۔ امام علی بن مسہر قریشی کوفی ۳۸۔ امام حنفی بن  
علی ۳۹۔ امام مسعود بن کلام ۴۰۔ امام ابو محمد نوح بن عثمان الشافعی اعظم  
الحاصل امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل اور انکی  
شان و علم والوں سے پوشیدہ نہیں جا سکتے۔ ان کے فضائل سے بطور  
سرتاخر وادب سے متوال کر رکھ کر یہاں تک کہ یہ مختصر تمکل نہیں۔

## مسلمانوں کو مشرک بنانا

بڑے عقلمندوں کے عقائد عجول اور سستے ہیں۔ عقلمندوں کو کتنا عجیب  
موجہ کیوں دیتے ہیں کہ مشرک ضرور ہوتا ہے قرآن مجید کی آیت دیکھو  
اگر خدا کا وہ واحد مشرک نہ ہوتا تو کہے کہ اکثریت دنیا میں ایسے لوگوں  
کی ہے جو ان پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہیں ظاہر ہے کہ ایسے لوگ  
تملک ہی ہو سکتے ہیں کیونکہ اکثریت دنیا میں ان کی ہے۔

(۱) اصل اہانت مذکورہ

پچھلے اوقات میں ثابت ہو چکا کہ طر مقلد اپنے معنوی استاد مولوی کاٹھن  
 و مولیٰ اہانت کے امام محمد بن عبد الوہاب کے پیرو ہیں اور ان ہی کی تقلید میں مسلمانوں  
 کو مشرک کہا جاتا ہے مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب "تقریر علیہ بیان میں لکھا  
 "ہاں میں اکثر جوہر مشرک اور مشرکوں اور جنہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر یہ مشرک کہتے  
 ہیں لیکن اکثر لوگ خود بھی ایمان کا رکھتے ہیں مگر مشرک یہ کہہ رہے ہیں۔"

(تقریر الایمان میں) سچا سچ اسلام میں پوجہ و عبادت  
 اور محمد بن عبد الوہاب نے اپنی کتاب التوحید میں لکھا۔

|                                    |  |
|------------------------------------|--|
| ۱۔ علموا ان الشریک قد ضل           | ۲۔ جان لو کہ اس دھماکہ میں مشرکیت            |
| ۳۔ انہم من الضالین و ضالہ و الضال  | ۴۔ ضال اور گمراہ کیا جاتا ہے اور گمراہ       |
| ۵۔ انہم من الضالہ و الضالہ و الضال | ۶۔ جو گمراہ ہے جس کا بیان القرآن کیا اور کیا |
| ۷۔ یومئذ اکثر عہد بالشیء الذی وہم  | ۸۔ اے عقین نہیں لستہ بیت لوگ اور مشرک        |

ساتھ مشرک بھی کہتے ہیں۔

یہ تمام تفسیر محمد بن عبد الوہاب نے مسلمانوں کو مشرک بنا کر لکھی ہے  
 لی مولوی اسماعیل دہلوی نے اس کی تقلید میں وہی آیت میں کہو اہانت کی تقلید  
 میں طر مقلد اس آیت کو پیش کرتے ہیں اور مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں البتہ  
 ایسا اپنا ہے اور دھماکہ و ہمارا کیا جاتا ہے مولوی عبد الوہاب اور مولوی اسماعیل دہلوی  
 نے لکھا یا جاتا ہے محمد بن عبد الوہاب نے امام کا کہہ کر مشرک بنائے۔

اب ہم مولوی اسماعیل کے قیادت و عہدہ اہانت و اہانت کی  
 تفسیر موضح القرائن سے اس آیت کا مطلب لے کر رہے ہیں۔ اور جنہیں مشرکیت  
 لوگ کہتے ہیں انہوں نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ایک کہہ کر اور اللہ تعالیٰ کے  
 ساتھ شریک کہنے والے ہیں۔ یعنی اللہ کے لوگ فرشتوں کو خدا کے تعالیٰ کی  
 میں کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو



گوشت خور کا کہنے ہیں۔

(تفسير مجمع القرآن، سورة يوسف)

ثابت ہوا کہ یہ آیت عزرائیل کے قتل میں نافذ فرمائی گئی مگر عبد بن جبر القویاب نے  
اسے اس کا مسئلہ لانا پر پسپا کر دیا اور اس کی تعلیل میں مولوی اسماعیل اور غیر  
تعلیم یافتہ مسلمانوں کو مڑک بنا ڈالا اور اسی کا نسبت سے مولوی اسماعیل نے  
اپنے نو ذرا ام لکھی دکھا جو غیر عقیدہ اپنے کو لکھا کہتے ہیں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے  
کہ اگر تعلیم یافتہ امام اہل سنت عبد القویاب اور مولوی اسماعیل کے عقیدہ میں اس قدر  
تفاوت ہے کیا آیت کریمہ و ما یزید من اکثریم بالقرآن الاudem شرکوں ایک نازل ہوئی  
۱۶ اس وقت مسلمانوں میں تعلیم کا اعتقاد کسی تھی ۲ اور غیر متفقہ جو ترک  
تھے پاکر تھے کئے تھے۔ ہر تقدیر میں اس وقت کسی کی تعلیم کتنے تھے۔  
علاوہ سیکھ دھواں علی اللہ علیہ السلام ان میں موجود تو مسیح کیوں نہ لڑیں۔ ۷۔ اگرچہ  
فرمایا کہ ان میں سے کوئی نہ ہو۔ ۸۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ نے و انہما  
سے حکم و ان کی تعلیم کیوں نہ کی۔ ۸۔ اگر تعلیم حکم کی گئی اس کا ثبوت ہر امت میں  
کی گئی تو اس کی کیا۔ ۱۰۔ آیت کریمہ انہما جو سے کے وجود میں سرکار و عالم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو سامان نوز میں شامل کیوں نہ فرمایا۔ ۱۱۔ اگرچہ یہ  
مسلمان کہتے ہیں کہ ان کی تعلیم کیوں نہ کی اور علی ہوں ان کا تفصیل و انہما  
شائع کریں۔

حق جہول اپنے مدحیٰ شکر کبر و عین قائم کرتے ہوئے فرماتا ہے :  
 اے اللہ کا حق اپنے امام کو مدح و ثناء کی عین میں ہے :  
 الحمد لله وشركاؤه من الصالحين  
 کیونکہ ان مشرکوں نے ایسے شریک  
 بنا رکھے ہیں جو ان کیلئے دین میں الیہ  
 منسوب ہوتے ہیں جن کی شکر و مدح اللہ  
 نے نہیں دی۔

اس آیت میں جس کے قولی و قیاسی کو دین کہا جائے اس کو اللہ نے اپنا شریک قرار دیا اور کھانڈن کے بغیر نبی کی بات دین نہیں ہو سکتی چہ جائیکہ عالموں کی آراء کو دین بنایا جائے لیکن علماء اپنے امام کی بات کو دین کہتا ہے گویا جو حق شریعہ اللہ کا تقاضہ اپنے امام کو دیتا ہے

(اصلی اہلسنت ص ۲۹)

در علماء کے حق اہول کی قلابانہوں ملاحظہ فرمائیے خود ان کے امامت کا اقرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم حق نہیں کہہ سکتے تو اس سے معذرت تو نہیں کہ ہم ان کو امام بھی نہیں مانتے جب امام تسلیم کر لیا تو جو حکم دیت کرے سے نافذ کیا تو اس پر آیا اور امام دین کر شرک ہو گیا کہ اللہ دین کا مطلب ہمارے ہے کہ دین میں ان کو امام اس لئے مان گیا کہ ان سے دین حاصل کر لیا علاوہ ان کے غیر علماء اللہ پرورد اپنے اماموں کی بات کو دین سے کہتا ہے اگرچہ دراحتہ میں سے ملاحظہ ہو کہ ان میں ان کا کوئی وجود نہ ہے علماء غیر مسلمین اپنے کو امامت کہتے ہیں دین میں بدعت دین میں ظاہر ہے کہ امامت کہہ کر اپنا دین ظاہر کرتے ہیں حالانکہ اس سے قبل مسلمانوں میں کبھی امامت نہ ہوئی تھی نہ جو ان کا شہوت تو اپنے امام کی تقلید میں سے امامت کہتے ہیں نیز یہ اپنے کو محمدی کہلاتے ہیں دین میں یا بدعت دین میں ہے۔ ظاہر ہے کہ علماء کے کلام میں دین ظاہر کرتے ہیں حالانکہ اس سے قبل کبھی علماء میں علماء جو نہ پایا گیا کہ اپنے امام کی تقلید میں اپنے کو محمدی اور امامت کہتے ہیں کیا ان کو یہ تمام سمجھنے کے اعجازت اللہ سے ملے یا اللہ کے رسول نے دین کو لایا وہ اصل اللہ علیہ السلام ہے اور جو کہ اگرچہ اللہ نے دی تو یہ خود اپنے اصول کے مطابق شرک کہتے۔

یہاں پر اسی طرح مسائل میں یہ اپنے عالموں کی آراء کو دین کہتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی احکامات کا کوئی ثبوت نہیں مثلاً یہ کہ شیخ مسیح

ماتہ بوال سے مولوی القدرین انصاری کے سوال کیا کہ جہنم کی مدد سے افغان مجاہد  
 کے اور کسی جہتے یا باہر۔ اس کا جواب میر تقی میر کے مولوی محمد عبداللہ  
 عیسیٰ قوری فرماتے ہیں: "افغان تھوڑے ہیں مگر یہاں مدد سے بہت سے فوجیوں کا مقصد  
 نماز پڑھنا اور مطالعہ دین ہے کہ اب جہنم کا وقت ہو چکا ہے یا اب جہنم شروع ہو چکا  
 ہے اس مسئلہ میں مختصر کے حصول کیلئے یہاں بلند آواز مؤذن کی ضرورت ہے  
 وہاں افغان کے لئے ایسی جگہ بھی مطلوب ہے کہ جہاں سے آواز نہ بدودہ دور  
 تک پہنچ سکے۔ اور دوسرے یہ کہ ان میں مسجد کے محلے کے دروازے بھی  
 کھولے جائیں کیلئے مناسب ہو اور ایسی جگہ جو حافظ محمد عبداللہ مدظلہ کے اپنے  
 تمول میں در قطع میں ذات کی فوجیں جہاد کے لئے بھیج رہے ہیں مناسب و  
 ہیں۔ ان کے لئے جو کچھ کے تعلق میں کس طرح فیصلہ ہو سکتا ہے کہ  
 آخر کو باہر کتنے مجاہد ملیں یا نہیں۔"

(فتاویٰ اہل بیت ص ۱۱، جلد ۱)

محققین کے ساتھ میں، ہر حال میں ایسے مناسب جگہ کو تلاش کیا جائے کہ جہنم کے  
 بارگاہ کے لئے جو کچھ اور قوت جہنم لاطیف سپیکر ہو سکیں اس لئے جگہ کی  
 تیسری ویسے ہی ختم ہو گئی ملاحظہ۔

(ترجمان اہل بیت ص ۱۱، جلد ۱)

انکس۔ حضرت کے استلال زقائن کے استیلا طرہ، اور عرفہ اپنا حکم  
 ہے جس پر تمام اہل عقیدہ متفق اور قائل اور عامل ہیں حالانکہ حدیث میں کے خلاف  
 ہے سنن ابن داؤد و ترمذی و تہذیب و ابن ماجہ و ابن کثیر و ابن کثیر و ابن کثیر و ابن کثیر  
 قال ابن کثیر: میں نے یہ سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن  
 میں نے یہ سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن  
 میں نے یہ سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن  
 میں نے یہ سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن  
 میں نے یہ سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن

کے زمانے میں۔

اور کبھی متغولی نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا خلفائے راشدین نے  
مجدد کے اندر اذیان دلوائی ہو اگر اسکی اجازت ہوتی تو بیان جواز کیلئے کبھی  
ایسا ضرور فرماتے جہاں پر فتاویٰ قاضی خان جلد غفل میں ہے۔  
لایزال فی المسند۔

مجھ کے اندر اذیان نہ دلی جلتے  
پس اذیان کیلئے حدیث سے ثابت کہ اذیان ثانی بعد امام سے سامنے اور  
خاص مجھ ہوتا چلائے جیسا کہ میں یہی دعا علی باب المسند سے ظاہر ہے مگر  
مقلد اپنے امام کی بات کو حدیث پر ترجیح دیتے ہیں بلکہ حدیث کو چھوڑ کر اپنے  
امام کی بات کو دین مانتے ہیں چنانچہ نقول قبول جو حق تشریع اللہ کا تھا اپنے  
ملا کر دیا اور شرک سمجھ گئے۔

اس میں غیر مقلدین کا اپنے علی اور اللہ کی تقلید کا شجرت بھی  
موجود ہے نیز مشہور خیر متقدم مولانا ابابکر صاحب ناظم جمعیت المدارس  
فرماتے ہیں میں طرح نمازیں امام کی اقتدا فروری ہے اسی طرح امیر کس  
اطاعت بھی فروری ہے۔

(بنت دوزخ الحدیث ص ۳۰۰ مولانا مسعود)

کیا اب بھی غیر مقلدین کی تقلید عامر میں کوئی شک باقی رہ جائے  
امیر کی اطاعت ایسی جیسی نمازیں امام کی اقتدا یہ ہی تو خاص تقلید ہے تو بھول  
کا کہنا کہ مقلد خواہ کہتا ہیں مومنینوں نہ بنے وہ مشرک ضرور ہے تو مطلب  
یہی تھا کہ غیر مقلد کہتا ہیں مومنینوں نہ بنے مشرک ضرور ہے البتہ یہاں وہ بات  
ہے کہ غیر مقلد کو اوایا اللہ کی تقلید سے چرط ہے مگر اوایا امن و امان اللہ کی  
تقلید و اطاعت ان میں ہمارا کو سارا ہے چنانچہ ہاچند لپٹن و کشتن وغیرہ کہنا  
نہی مانتے ان پر ایمان لانا واجب جانتے ہیں چنانچہ لای مقلدین کے شیخ قرآن و  
مولوی و عیال الزمان فرماتے ہیں۔



انھم کا تو انبیاء و صلحاء کو راجع نہ ہو جس و کشتن میں بین الہود  
 بل عجب علیہ ان مخلوق اسما بجمیع امیہ احدہ و مسئلہ الاخرق میں احد  
 منہم و نحن نہ مسلمون۔

(حدیث البیہقۃ ص ۱۵۰، اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ)

پس غیر متدین کے دھرم میں یا عینہ کشتن و نیزہ بنی اودان پر ایمان لانا تو  
 اور کسی طرحی حال کو جو دھرم میں ان کو کافر و مل ترین مخلوق کہتے ہیں۔  
 نام و کشتن و یا تسلیم کرنا کہ الیہ بخدا ملے نام و کشتن انسان کے کو اس کے خداوندوں کے  
 جو اہل دین ہیں اللہ تعالیٰ کی دلیل قرینی  
 کینہ مخلوق سے۔

مخلوق ہیں۔

(مکتوبات جلد اول مکتوب صد و شصت و نہم)

اور غیر متدین کو بھی مان کر ان پر ایمان لانا واجب کہتے ہیں اور بنی اکرم یہود  
 عالم میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق کہتے ہیں اللہ کے اذن کے بغیر کسی کی بات  
 میں نہیں ہو سکتی تو بنی اکرم علیہ وسلم کی بات ماننے کیلئے اس موقع پر  
 ہرگز تیار نہیں بلکہ کرنی علیہ وسلم پر ثابت نہ فرمادیں کہ بات اللہ کے  
 اذن سے ارشاد فرمائی یہ بھی اپنے شیخ الشافعیؒ کو بھی اسٹیل و بلی کی  
 تقلید میں کہا جا رہا ہے کیونکہ شیخؒ بھی فرماتے ہیں۔

”خود بخیر ہی کو یوں کہے کہ شرع انہیں کا حکم ہے ان کا کو  
 جہاں ہوتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے اور وہ یہ بات ان کی امت  
 پر لازم ہو جاتی تھی سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔“

(تقریر الامامان ص ۱۵۰، مکتبہ اسلام وین پوز لاہور)  
 کیسی اچھوتی تقلید ہے بنی کہ بات کو دین کہہ کر مان لینا شرک اور  
 اپنے شیخ الشافعیؒ میاں اسٹیل اور ان کے امام و پیروں کی بات کو دین کہنا  
 اسلام ہے بلکہ غیر متدین سے یہ سوال ہوتا ہے کہ جو اعمال تمہارے نزدیک

ہیں ہیں جن پر تم عامل اور حضرت سے ان کو ثابت کرتے ہو اس سے یہ کیونکر لادم  
 کیا کر یہ احادیث اللہ کے اذن سے لیاں گئیں چنانچہ ایسی دلیل پیش کریں جس سے  
 یہ ثابت ہو کہ حضور علیہ السلام نے اللہ کے اذن سے لیاں ہیں اور یہ  
 ثابت کرنا محال کیونکہ قرآن کریم کو کتب اللہ بھی ہم نے حضور کے ارشاد و فرمانے  
 پر مانا تو جہاں اکل التواء حضور علیہ السلام نے لیا ہے کہ تو بھی فرماتے ہیں وہ  
 حق ہے چنانچہ ہر شے تمہارے نزدیک کہ اللہ کا اذن ہو ثابت کہ وہ حق  
 اپنے اصول کے مطابق مشرک، اللہ لازم علیہ ارشاد و فرمانے۔

ما انکم الرسول لہذا  
 یہ رسول جو تمہیں دیا وہ تو  
 کوئی شرط نہیں کوئی قید نہیں مگر یہ جانتے ہیں کہ ہم نہ مانیں جب تک اللہ کا  
 اذن ثابت نہ ہو جائے۔ یاد رہے کہ اللہ کو کھاتے ہو یہ تو مسلمانوں کیلئے ہے  
 کیا ہے تم کو اس سے کیا علاقہ جب تمہارے نزدیک تحقیق ممکن ہو جائے کہ  
 اللہ کے اذن سے ہے تو مان لینا۔

## آیت کریمہ پر تبصرہ

اس بیان کے بعد اس کی چٹاں ضرورت نہیں رہی کہ آیت  
 کریمہ کی وضاحت کی جائے، ایمان یزید مستحکم کے لئے یہ واضح کر دیا  
 جائے کہ کفار کے حق میں نازل ہونے والی ہر شے انوں کی پوجا کرتے ان کے بنائے  
 ہوئے راستے (دین) پر چلتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

۱۔ لہو شرکاء شرعوا للہو من  
 یا ان کے لئے کچھ شریک ہیں جنہوں  
 نے ان کے لئے وہ دین نکال دیا ہے

کہ اللہ نے اس کی راہ ہتھ دیا۔

مطلب یہ ہے کہ یا ان کے لئے کچھ شریک ہیں یعنی کفار مگر اس کو قبول کرتے ہیں  
 جو اللہ تعالیٰ کیلئے مقرر فرمایا یا ان کے لئے یہ شریک ہیں جنہوں نے

ان سیکھنے والوں کی دینوں میں سے وہ ہیں لکھنا دیکھنا ہے جو شرک اور انکار اہل بیت پر  
 ہے جو اپنے تفسیر میں لکھتے ہیں۔

بل لہم انصار مکتہ شرک انہم شیاطین و شرحو انہما شرکاء لہم  
 انکار میں اللہ انہما مالہما یافون بد اللہ کا شرک و انکار اہل بیت  
 اور شاہ جہاں اللہ صاحب محبت دیوی لکھتے ہیں کہ کیا ان کے ساتھ شرک  
 ہیں یعنی کالوں کے ساتھ دیو (شیطان) گناہ کرنے میں شرک ہیں جو لکھتے  
 ہیں انہیں ہرے ہیں کہ جو شرک ہے شرک کھانا غلط ہے تعالیٰ کے ساتھ۔

(تفسیر موضح القرآن)

پھر حضرت لکھتے ہیں: سورتہ توبہ میں تو اللہ نے مافی فرمایا  
 یہ وہ انصار ہیں جو جب جہاد سے جیسے لکھ  
 کے مسلمان بگڑے ہوئے ہیں تو انہوں  
 نے اپنے علماء و دانشور کو دیکھ  
 بنایا۔

(اصلی اہل بیت ص ۱۷)

مفسر بھول یہ آیت کے کوئے جز کار ہے جب بگڑے جیسے آج کے مسلمان  
 نزول آیت کو جو وہ کمال بوجھ کر کہہ رہے ہیں آج کے مسلمان بگڑے  
 ہیں تو ان کی دینی نظریات ہے اور اس آیت کو جو اپنے امام اہل بیت کی تائید میں لکھا  
 یہ چسپاں کیا جا رہا ہے، دیکھو مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں: چنانچہ سورہ توبہ  
 میں فرمایا:-

انصار ۱۱ جارحہ و درہما لہم  
 اور انہوں نے مولویوں کو، اور  
 وہ دیکھیں کہ مالک اپنا دورے لکھ

(لغوۃ الایمان ص ۱۶)

اعلانیان اور لکھنا اپنا ہے مگر معلوم دونوں کا ایک ہی ہے تو لکھنا ہے



جنگل بنا پر مشرک کما کیت رہائی میں بھی خیانت سے باز نہیں آتے تو پھر  
کس کی رعایت کریں گے اللہ جل جلالہ کو فیتا ہے ۔

وقالت اليهود نحن بنو الله  
وقالت النصارى المسيح ابن الله  
والنحل والجمادى باقوا حرم  
بعضهم يقول الدين كبروا  
قلنا لا نقولوا فله ان يقولوا  
انهم والجمادى باقوا حرم  
من قول الله واليسع بن مريم  
واما من والى بعدوا الهواحدة  
لا اله الا هو سبحانه  
يؤيدون

اور یہ جوفی بولے عزیز اللہ کا بیٹا اور  
نصرانی بولے مسیح اللہ کا بیٹا یہ باقی وہ  
اپنے منہ سے جکتے ہیں اگلے کافروں کی  
کسی بات نہ مانتے ہیں اللہ انہیں ملے  
کہاں اور جہ جلتے ہیں انہوں نے  
اپنے باپ اور بیٹا اور جو گویوں کو اللہ کے  
سوا خدا بنایا اور مسیح بن مريم کو اور  
انہیں محمدؐ نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کو  
بولیں اسکے سوا کسی کی بنیاد نہیں ہے  
یا کہ ہے ان کے شرک سے ۔

اسی بھول مشرک گرنے پر مایا کر سچو مد نصاریٰ جب جھڑپے جیسے آجکل کے  
مسلمان تو ثابت کر کے کہ جب یہ وہ نصاریٰ نے اپنے سچوں کو اللہ کا (معاذ  
اللہ) بنا لیا تو یہ کس مسلمان کا ایمان ہے یہ اور بات ہے کہ غیر مشرک کو ایسا  
ایمان ہو غیر مسلمین اور ان کے حق بھول نے سب لوگوں کو مشرک بنانے کی  
پرچہ کو شش کی مگر عہدہ تعالیٰ اپنے اصول سے مطابق خود ہی مشرک ثابت  
ہونے کا وہ اذیں مسلمانوں کو مشرک ثابت کرنے کیلئے یہاں تک نکھڑا کہ  
”مشرک ہوا کہتا بھی تو خدا بنے وہ مشرک ضرور ہوتا ہے اس بھول نے علامہ  
امت و جو مہین میں اہل اللہ محمدین اور معتد ساطین اور اویا اکامین شامل ہو کر  
معاذ اللہ مشرک بنایا ۔

## چند اسماء آئمہ دین

معتد ساطین مثلاً امام ابو بکر صدیقؓ اس کا حق جو نہ جانی تھی ان کی



امام محمد - امام ابن السعنان - امام کاتب السی - امام اهل اجماع امام الحرمین امام محمد  
 محمد طراز ال - امام برهان الدین صاحب جلیه - امام طایر بن محمد بن عبد الله بن محمد بن  
 صاحب غلامه - امام کمال الدین محمد بن الهمام - امام علی خواص - امام عبد الوهاب  
 خزان - امام شیخ الاسلام ذکریا انصاری - امام ابن جریر - امام سلیمان بن کمال  
 یاس صاحب الیضاح صاحب غلامه - امام علامه محمد بن عبد الله بن محمد بن محمد بن  
 شمس الدین - امام علامه محمد بن عبد الله بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن  
 بن سلطان الدقاری - امام علامه شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن  
 علامه حسین الدین مصری صاحب بحر - امام علامه محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن  
 علامه صاحب السیاحه - امام علامه محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن  
 دقوان - امام علامه عبد الباقی زرقانی صاحب جواب - امام علامه محمد بن محمد بن  
 ابی یوسف بن ابی بکر بن محمد بن حسین بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن  
 علامه محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن  
 آفتاب الدین محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن  
 مصطفی و صاحب ادب المقال و صاحب سار غایبه و صاحب عج و صاحب  
 کشف و مولفان مالکیری - بن شیخ محمد الحشاشی - شاه ولی الله شاه  
 عبد العزیز و یوسف و خزان الدین محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن  
 علی بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن

علی بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن

## چند اسماء اولیاء کاملین

مثلاً امام العارفین ابی یوسف بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن

بایزید سلطانی - حضرت فضیل بن عیاض - حضرت داود طائی - حضرت سید علی  
 حضرت بنیاد الدادی - حضرت ابو حامد غاف - حضرت خلف بن ابوب - حضرت  
 عبد الله بن ابی بکر - حضرت محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن

بختیار کاک - حضرت خواجہ فرید الدین - حضرت خواجہ محبوب الہی - حضرت خواجہ  
 صاحب کلیری - حضرت سیدنا مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنان - حضرت داتا گنج  
 بخش - حضرت سیدنا ابوالعلا اودای اکبر آبادی - حضرت خواجہ باقی باللہ -  
 حضرت نظام الدین شہید وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کہ سب متعلقہ  
 ان کو بھی مشرک بنایا خوف خدا نہ آیا۔

## مسلمان کو کافر یا مشرک کہنے والے کا حکم

واقعہ یہ کہ جو کسی ایک مسلمان کو بھی مشرک یا کافر کہے یہ فوراً حادثہ  
 عظیم کی بنا پر خود کافر ہے یہ جالیہ ساری امت مرحومہ اور سلاطین مملکت اور اولیاء  
 مملکت کو مشرک کہے الیاذ باللہ تعالیٰ۔

امام مالک و احمد و بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی حضرت عبداللہ بن  
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی والفظہ للمسلم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم فرماتے ہیں :-

ایما امرئ قال لأخيه کافر فقد  
 باء بها احدهما ان کان کما  
 قال والارجعت علیہ۔

جو شخص کسی کلمہ کو کافر کہے تو ان  
 دونوں میں سے ایک پر یہ بلا ضرور پڑے  
 گی اگر جسے کیا وہ حقیقتاً کافر تھا جب  
 تو خیر و توبہ کلمہ کہنے والے پر پڑے گا۔  
 صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 فرماتے ہیں :-

انما قال الرجل لأخيه کافر  
 فقد باء بها احدهما  
 جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان  
 کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک  
 کی رجوع اس طرف ضرور ہو۔

امام احمد و بخاری و مسلم حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اکرم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لیس من دعا رجلاً بالكفر او قال

عدو الله وليس كذلك الاحار

عليه ولا يرمي رجلاً رجلاً

بالفسق ولا يرميه بالكفر الا ردت

عليه ان لم يكن صاحبه كذلك

جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے و

ایسا نہ ہو یہ کہنا اسی پر بیٹا کئے گا

اور جو کوئی شخص کسی کو فسق یا کفر طعن

نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر ایسا پھرے

گا اور جس پر طعن کیا تھا وہ ایسا نہ ہوا

علماء فرماتے ہیں یوں ہی کسی کو مشرک یا زندق یا ملحد یا منافق کہنا بھی علماء

عارف باللہ سیدی عبد الغنی بن اسمعیل نابلسی قدس سرہ القدسی حدیث قدسیہ میں

زیر حدیث ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "من دعا رجلاً بالكفر یا بالکفر

تعالیٰ او اشرك به و كذلك بالزندقة والحاد والنفاق الکفری ۱۷

ملخصاً اور زیر حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کذا لا یشرک و نحوہ

یہ معنی خود انہیں احادیث سے ثابت کہ ہر مشرک عداۃ اللہ ہے اور عداۃ اللہ کہنے

کا حکم خود حدیث میں مصرح حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصریح

فرمائی کہ فاسق کہنا بھی پلشتا ہے تو مشرک تو بہت بدتر ہے بلکہ انجس

اقسام کفار سے ہے۔

پس جن جنہا نے تمام امت مرحومہ جن میں اکابر ائمہ و مقتدر

صلحاء اولیاء اللہ شامل سب ہی کو مشرک کہا وہ بحکم حدیث یقیناً مشرک ہیں

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و لو عرشہ سیدنا و مولانا محمد الہ و صحابہ و بارک

وسلم

خاکپائے فقہاء :-

ابو الرضا عبد الوہاب خان القادری رضوی مخدوم

۲۴ ربیع الاول شریف ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۷ دسمبر ۱۹۶۵ء

روز جان افروز و خوشنہ



## مصنف کی دیگر کتب

- ۱۔ شمع ہدایت اور تبلیغی جماعت
- ۲۔ مودودی اور قرآن
- ۳۔ تفہیم القرآن کا جائزہ
- ۴۔ مقام انسانیت
- ۵۔ بدگمانی گناہ کبیرہ ہے
- ۶۔ مکروہات نماز
- ۷۔ جماعت المسلمین کی گمراہی
- ۸۔ عظمت قرآن
- ۹۔ تقلید ائمہ ملت
- ۱۰۔ قادری تلوار (زیر طبع)
- ۱۱۔ دوست کون؟ (زیر طبع)
- ۱۲۔ اصلی اور نقلی ( )
- ۱۳۔ اکابر دیوبند ( )
- ۱۴۔ توحیدی فرقہ کی پول (زیر قلم)

بازاریابی و تعلیم کے شعبوں میں خدمات فراہم کرنے والی ادارہ



# ہمارے حوالہ دستیاب ہیں

- ۱۔ بریلی شریف کے تمام طغریں۔
- ۲۔ تعویذ تحفہ "عرب"۔ چڑے میں محفوظ۔ بالکل تیار۔
- ۳۔ تحفہ "عرب" پلاسٹک کور میں۔ گھر اور دکان میں آویزاں کرنے کیلئے۔
- ۴۔ "تحفہ عرب" فریم کیا ہوا۔
- ۵۔ نقشہ "علین شریف" آٹھ رنگ، سبہ رنگ اور یک رنگ۔
- ۶۔ "نوری طغری" و بابیہ کی داستان ان کی زبانی، آویزاں کرنے کیلئے۔
- ۷۔ تصویر "حمادہ شریف" حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔
- ۸۔ انگوٹھی نقش اعلیٰ حضرت "عام/خاص۔ ۵ اور ۲۰ نقش والی۔
- ۹۔ کندہ شدہ "نقوش" بریلی شریف۔
- ۱۰۔ مختلف قرآنی آیات، کلمہ، بسم اللہ، یا اللہ، یا رسول اللہ، اور دود و سلام کے رنگ برنگ اسٹیکرز مختلف سائز میں۔
- ۱۱۔ علمائے اہلسنت کی تمام تصانیف۔
- ۱۲۔ قرآن کریم معری، مترجم، کنز الایمان، تاج کمپنی کے قرآن شریف۔
- ۱۳۔ نعت، تقاریر اور تلاوت کے کیٹس۔
- ۱۴۔ تسبیحات۔
- ۱۵۔ پاکستان بھر کے تمام سٹی کتب خانوں کی مطبوعات۔
- ۱۶۔ درسی اور غیر درسی کتب ہیں۔

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ۔ دارالعلوم احسن البرکات، شہرہ منٹھی محمد خیل خاں حیدر آباد  
نوم۔ ۱۹۶۱۲